عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۸ تا ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ مئی ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۵۱

مرزا قادیانی اور آسمانی نکاح

انسانی حقوق کی خلاف ورزی کون کر رہا ہے

مسلمان یا قادیانی

بے حیائی کا سرچشمہ

مسلمانوں کی کامیابی کا راز

قیمت: ۵ روپے

(فرقہ مہدویہ)

عقیلہ خاتون' کراچی

س.... میں مہدویہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے گھرانے میں پیدا ہوئی۔ میری شادی ایک سنی شخص سے ہوئی۔ میرے سسرال والے جانتے تھے' اس کے باوجود نکاح ہوا۔ بعد میں ان لوگوں نے میرے والدین اور نانا کے جنازوں میں شرکت نہ کی۔ اسی طرح میری دو چھوٹی بہنوں کی شادیوں میں بھی شرکت نہ کی۔ دارالعوم کراچی سے فتویٰ منگوا کر میرا تجدید نکاح کردیا گیا۔ میری چھوٹی بہنوں کی شادیاں مہدویوں میں ہوئی ہے۔ میں اپنے بڑوں کو ایصال ثواب کرتی ہوں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ:

(۱) مہدویوں کی سینوں سے شادی جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ میرے نانا نے شروع سے ہم بہنوں کو اپنے فرقہ کی تعلیم نہیں دی' بلکہ بہشتی زیور' قرآن اور نماز کی تعلیم دی ہے۔

(۲) کیا میں اپنے والدین' دادا' دادی اور نانا' نانی کو ایصال ثواب کرسکتی ہوں؟

ج..... جن لوگوں کے عقیدے اسلام کے عقیدوں کے مطابق نہیں' وہ مسلمان نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "ان الدین عنداللہ الاسلام" اس لئے جو لوگ صحیح اسلامی عقائد نہیں رکھتے' ارکان پنجگانہ کے قائل نہیں' ان کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔

آپ ایسا کریں کہ قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کریں تو یوں دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ کل مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس کا ثواب عطا فرمائے۔ (واللہ اعلم)

غلام حسین' پشاور (معاشی مسائل' زکوۃ)

س.... ہماری بہن بیوہ ہے' وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتی ہے۔ کیا اسے علاج کے لئے زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے؟

ج..... بہن کو زکوۃ کی رقم دینا جائز ہے۔

س.... اس بہن کا بیٹا دونوں آنکھوں سے معذور ہوچکا ہے۔ آنکھوں کے علاج پر ہزاروں روپے خرچ ہونے سے ممکن ہے بینائی واپس آجائے۔ گھر کا زیور وغیرہ بظاہر فروخت کرچکے ہیں۔ کیا اس کے علاج دوائی پر زکوۃ کی رقم خرچ ہوسکتی ہے؟

ج..... اگر وہ مستحق ہو تو ہوسکتی ہے۔

(مکان کا مسئلہ)

محبوب احمد انصاری' کراچی

س.... میں نے اور میرے بڑے بیٹے نے مل کر ایک مکان تعمیر کرایا' جس میں صرف ہم دونوں نے رقم خرچ کی۔ میرے بیٹے کی شادی میری بہن کی لڑکی سے ہوئی۔ میرے بہنوئی جو میرے چچازاد اور سمدھی بھی ہیں' شادی کے بعد سے مکان تقسیم کرنے کی باتیں کررہے ہیں اور اشارے کنایہ میں اکثر کہتے رہتے ہیں کہ میں اور میری بیوی مکان کی موجودہ قیمت کا ۱/۲ حصہ لے کر الگ ہوجائیں۔ میرا بیٹا مع اپنے اہل و عیال کے میرے ساتھ ہی مقیم ہے۔ اس صورتحال میں سمدھی کا مطالبہ کہاں تک درست ہے؟ کیا ان کا یہ مطالبہ فتنہ انگیزی کے مترادف نہیں ہے؟

ج..... چونکہ مکان میں رقم دونوں باپ بیٹے کی لگی ہے' اس لئے سب سے پہلے تو یہ دیکھنا ہوگا کس کی رقم زیادہ لگی ہے؟ اس کے بعد بیٹا چونکہ باپ کا فرمانبردار ہے' اس لئے اس کو یہی مشورہ دیا جائے گا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ رہے' البتہ مکان کا ایک حصہ بیٹے کی رہائش کے لئے تجویز کردیا جائے۔ آپ کی وفات کے بعد بیٹا اپنا حصہ الگ وصول کرلے گا اور آپ کی جائیداد میں جو اس کا حصہ ہوگا' وہ الگ وصول کرے گا۔ آپ کے سمدھی کا اس معاملے میں مداخلت کرنا شرعاً" ناجائز اور گھر میں فتنہ و فساد پھیلانا ہے۔ آپ کے بیٹے کو چاہئے کہ اپنے والدین کی رضامندی کو مقدم سمجھے۔

(استخارہ)

فوزیہ' کراچی

س.... استخارہ کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کیسے کیا جاتا ہے؟

ج.... استخارہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ سے مشورہ لینا' بہشتی زیور میں دعائے استخارہ کا طریقہ لکھا ہے' اس کو دیکھ لیا جائے' اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

س.... تہجد کی نماز کا صحیح وقت بتائیں؟ میں تہجد' پڑھنا چاہتی ہوں۔ میری آنکھ دو یا تین بجے کھلتی ہے۔ کیا میں اس وقت تہجد پڑھ سکتی ہوں؟

ج..... آدھی رات کے بعد تہجد کا وقت ہوجاتا ہے۔ جس وقت آپ کی آنکھ کھلے' آپ تہجد کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔

(ٹیلی پیتھی سیکھنا) رفعت کلثوم' کراچی

س.... میں ایک صاحب کی شاگردی میں ٹیلی پیتھی سیکھنا چاہتی ہوں۔ کیا ٹیلی پیتھی سیکھنا صحیح ہے؟ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ صاحب بدعتی ہیں' تو کیا ایک بدعتی شخص سے کچھ سیکھنا' اور وہ بھی روحانی علم صحیح ہے یا نہیں؟

ج..... میں ٹیلی پیتھی کو جائز نہیں سمجھتا۔ مجھ سے اللہ اور اللہ کے رسول کی باتیں پوچھو۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۵۱ ۱۸ تا ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ مئی ۱۹۹۸ء قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- آسانی نکاح ....(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- انسانی حقوق کی خلاف ورزی کون کر رہا ہے؟........(مولانا زاہد الراشدی) ۱۰
- عبدالقادر حسن ہوش کے ناخن لیں!...............(جناب کے ایم سلیم) ۱۴
- بے حیائی کا سرچشمہ...........(مولانا عبداللہ قاسمی) ۱۸
- ختم نبوت کے موتی............(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) ۲۳
- مسلمانوں کی کامیابی کا راز.............(مولانا شعیب احمد مظاہری) ۲۶

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 0171 737-8199.

ناشر: عبدالرحمٰن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ امز رقبہ لا من کراچی

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائیگا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ۷۰ امریکی ڈالر
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹۔ ۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمائے کرام کا تعاون اور اسلامی نظام

صدر پاکستان جناب محترم رفیق تارڑ صاحب نے علمائے کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ نفاذ اسلام کے سلسلے میں حکومت سے تعاون کریں اور فرقہ واریت کے خاتمے کی کوشش کریں۔ صدر محترم کی اس اپیل سے یہ تاثر ملتا ہے اور عام طور پر لوگ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ملک میں اسلامی نظام کے نافذ کرانے میں علمائے کرام کا سب سے زیادہ دخل ہے اور حکومت وقت کے ساتھ علمائے کرام تعاون نہیں کرتے' حالانکہ اگر دیکھا جائے تو ایسی بات نہیں ہے۔ علمائے کرام نے ہر مرحلے پر کوشش کی کہ ملک کا مقتدر حکمران طبقہ اسلامی نظام نافذ کردے لیکن حکمرانوں نے ہر دور میں علمائے کرام کو اپنے اقتدار کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی اور جب وہ اقتدار پر فائز ہوگئے تو صرف اسلامی نظام کو ہی نہیں بھولے بلکہ علمائے کرام کو بھی استنجے کے ڈھیلے کی طرح ایک طرف پھینک دیا۔ آیئے ذرا علمائے کرام کے اس کردار پر ایک نگاہ ڈالتے ہیں:

قیام پاکستان کی تحریک کی تاریخ کا اگر ہم مطالعہ کریں تو ہمیں صرف اور صرف علمائے کرام کا ہی کردار نظر آتا ہے۔ بالا کوٹ کا میدان ہو یا شاملی کا محاذ جنگ' علمائے کرام نے انگریزوں کے خلاف دوبدو جنگ کی۔ شاہ اسماعیل شہید سے لیکر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی تک محض علمائے کرام کے بے لوث مخلصانہ جدوجہد ہی تھی جس نے برصغیر میں تحریک آزادی کی راہ ہموار کی اور بالآخر انگریز کا بوریا بسر گول کیا اور پاکستان معرض وجود میں آیا' مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا ظفر احمد عثمانی نے مغربی اور مشرقی پاکستان کا پرچم لہرایا۔ لیکن اس کے بعد بانی پاکستان محمد علی جناح نے اعلان کیا "اب یہ ملک آزاد ہوگیا' نہ کوئی ہندو ہے نہ کوئی مسلمان اور نہ ہی سکھ' بلکہ سب نے ملک پاکستان کی ترقی کے لئے کام کرنا ہے۔" مولانا شبیر احمد عثمانی' علامہ سید سلیمان ندوی' مفتی محمد حسن امرتسری' شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری' مولانا مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی' مفتی محمد شفیع' مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری اور دیگر علمائے کرام نے اسمبلی اور اسمبلی کے باہر نفاذ اسلام کی کوشش کی لیکن جناح صاحب' لیاقت علی صاحب اور ان کے حواریوں نے علمائے کرام کی ان کوششوں کو ناکام بنادیا۔ سیاسی رہنماؤں کے اس طرز عمل کی وجہ سے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی اتنے نالاں تھے کہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "ان لوگوں نے ہمیں دھوکہ دیا۔" بدقسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ جو ملک اسلام کے نام پر بنا تھا وہاں ملک کا مذہب ملی اسلام بنانے کے لئے یہ رہنمایان قوم تیار نہیں تھے اور علمائے کرام نے متفقہ طور پر جو قرارداد مقاصد تیار کی تھی اس کو دستور کا حصہ بنانے کی زحمت بھی ان لوگوں نے گوارا نہیں کی۔ اس کو صرف قرارداد کے طور پر آئین کے ساتھ نتھی کیا لیکن عملاً "پس پشت ڈال دیا۔ علمائے کرام نے ہر طور پر تعاون اور احتجاج کیا پر لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ' علامہ سید سلیمان ندوی اور دیگر علمائے کرام پر مشتمل بورڈ بھی تشکیل دیا گیا' لیکن ان کی سفارشات کو دیکھنا تک گوارا نہیں کیا گیا۔ نفاذ شریعت نہ ہونے کی وجہ سے ملک افراتفری کا شکار رہا اس سے زیادہ کیا بدقسمتی ہوگی کہ ملک کا پہلا وزیر خارجہ ظفراللہ قادیانی کو مقرر کیا گیا جس کا جھوٹا کذاب نبی انگریزوں کی کاسہ لیسی کرتے نہیں تھکتا تھا۔ جس کے خلیفہ ثانی نے بھارت کے حق میں ووٹ دیا' مسلمانوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود اس قادیانی وزیر کو ختم نہیں کیا گیا۔ ایوب خان کا دور شروع ہوا' اس نے اسلام کو بگاڑنے کے لئے "ادارہ تحقیقات اسلامی" کے نام سے ایک بورڈ تشکیل دیا۔ مفتی محمود' مولانا بنوری' مفتی محمد شفیع رحمہم اللہ نے اس کی بھرپور مخالفت کی اور اسلامی نظام کے لئے جدوجہد کی آخر کار جمعیت علمائے اسلام نے مفتی محمود' مولانا عبیداللہ انور کی قیادت میں جلوس نکالے' لاٹھیاں کھائیں لیکن ایوب خان نے اسلامی نظام نافذ نہیں کیا۔ یحیٰی خان کے دور میں بھی علمائے کرام نے کوششیں کیں' یحیٰی خان نے ملک کے دو ٹکڑے کرادیئے لیکن اسلامی نظام لانے نہیں دیا۔ بھٹو نے پاکستان کی بقا کے نام پر علمائے کرام سے تعاون طلب کیا۔ مفتی محمود' مولانا احتشام الحق تھانوی' مولانا غلام غوث ہزاروی اور دیگر علمائے کرام نے بہت تعاون کیا' لیکن بھٹو صاحب نے بھی دھوکہ دیا۔ قادیانی مسئلہ عوام کے دباؤ پر حل کیا' آخر کار مفتی محمود صاحب کی قیادت میں اسلامی نظام کے لئے عظیم الشان تحریک چلی' بھٹو صاحب نے چند اسلامی اقدامات بادل نخواستہ کئے لیکن اسلامی نظام کو عملاً" نافذ کرنے کی ہر کوشش ناکام بنادی۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم سے بھی علمائے کرام نے تعاون کیا لیکن جنرل ضیاء الحق نے مفتی محمود صاحب کے تعاون کے جواب میں اسلامی نظام کے سلسلے میں کوئی کام نہیں کیا۔ حدود و قصاص کے چند قوانین بھی مجبوراً" نافذ کئے لیکن ان پر عمل نہیں کیا گیا۔ مفتی محمود صاحب بہت زیادہ مایوس ہوئے اور یہی صدمہ ان کی رحلت کا باعث بنا۔ فرمایا کرتے تھے کہ "ضیاء الحق مرحوم نے بہت زیادہ دھوکہ دیا۔" مفتی محمود صاحب نے بعد ان کی جمعیت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں ضیاء الحق کے خلاف تحریک چلائی۔ آخر کار ضیاء الحق مرحوم ایک حادثہ میں شہید ہوگئے۔ بے نظیر بھٹو انتخابات میں کامیاب ہو کر آگئیں۔ جمعیت علمائے اسلام' مفتی احمد الرحمٰن' مولانا

محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علمائے کرام نے اس کی بھرپور مخالفت کی' لیکن غلام اسحاق خان نے اسے وزیر اعظم بنا کر پاکستان اور اسلام پر ایک بدنما دھبہ لگا دیا۔ فاروق لغاری صاحب نے اپنے خاندان کی دینی خدمات اور اسلامی نظام کے حوالے سے جمعیت علمائے اسلام سے تعاون طلب کیا' جب وہ صدر بن گئے تو اس تعاون کے جواب میں انہوں نے بھی دھوکہ دیا۔ بعد ازاں نواز شریف وزیر اعظم بن گئے' جمعیت علمائے اسلام اور تمام علمائے کرام نے بھرپور تعاون کیا' لیکن انہوں نے اسلامی نظام کے سلسلے میں ایک بھی اقدام نہیں کیا بلکہ سود کے فیصلے کے خلاف اپیل کی۔ ان کو بوریہ بستر لپیٹنا پڑا اور جب دوبارہ وہ اسلام کے نام پر آئے تو آتے ہی انہوں نے اسلام پر ایک ضرب کاری لگائی اور جمعہ کی چھٹی منسوخ کر دی' اب وہ رفیق تارڑ صاحب کو صدر کی حیثیت سے لائے ہیں اور صدر صاحب یقین دلا رہے ہیں کہ نواز شریف صاحب اس سلسلے میں مخلص ہیں' علمائے کرام ان سے تعاون کریں۔ مولانا فضل الرحمٰن' مولانا سمیع الحق' قاضی حسین احمد' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خان نیازی' پروفیسر ساجد میر صدر صاحب کو یقین دلا چکے ہیں کہ علمائے کرام تعاون کے لئے تیار ہیں' لیکن نواز شریف تو تیار ہوں۔ صدر صاحب نواز شریف پر دباؤ نہیں ڈالتے' کبھی علمائے کرام سے تعاون مانگتے ہیں اور کبھی عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اسلام پر عمل کریں۔ محترم! بات علمائے کرام کی نہیں ہمارے حکمرانوں کی ہے' اگر ان کی نیت ٹھیک ہو جائے تو ایک دن میں اسلامی نظام نافذ ہو سکتا ہے' صدر تارڑ صاحب' نواز شریف صاحب' اور اسمبلی اور سینٹ کے ارکان کے تیار ہونے کی دیر ہے' قوم اس کے لئے ہر وقت تیار ہے' ہم یقین دلاتے ہیں کہ اسلامی قوانین کے سلسلے میں کسی عالم دین کی طرف سے کوئی ممانعت نہیں ہوگی۔ آپ نافذ تو کریں' لیکن محض نواز شریف کی خواہش سے نہیں بلکہ واضح اعلان کرنے سے ہی اسلامی نظام نافذ ہوگا۔

امام حرم مسجد نبوی کا اعلان حق اور امت مسلمہ کی ذمہ داری

مسجد نبوی کی امامت اتنا بڑا اعزاز ہے کہ پوری امت مسلمہ کے لئے باعث فخر ہے اور امام حرم مسجد نبوی کے خطبات کو امت مسلمہ قدر اور اعتماد کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا اپنے لئے اعزاز سمجھتی ہے۔ دوران حج ان ائمہ کرام کے خطبات پوری دنیا کے لئے رہنمائی کا باعث ہوتے ہیں' حج سے تین ہفتہ قبل امام مسجد نبوی شیخ حذیفی نے امریکہ' یہود و نصاریٰ' مغرب اور ان کے بعض مسلمان آلہ کار ممالک اور ایران کے سلسلے میں ایک اہم خطبہ دیا جس میں امریکہ اور مغرب کی اسلام دشمنی اور ایران کی طرف سے فرقہ پرستی کی سرپرستی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امہات المومنین کے سلسلے میں ان کے غلط اعتقادات پر روشنی ڈالتے ہوئے تلقین کی کہ اس سے اسلام اور عالم اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے' مسلمانوں کو اس سے ہوشیار رہنا چاہئے' ہماری اطلاع کے مطابق اس وقت ایران کے رہنما رفسنجانی بھی وہاں موجود تھے اور امام حرم مسجد نبوی کا مقصد بھی ان کو انہی امور کی طرف متوجہ کرنا تھا۔ اس خطبہ کو امت مسلمہ نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور امام مسجد نبوی کے اعلاء کلمۃ الحق کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعض اطلاعات کے مطابق امام مسجد نبوی کو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور ان خطرات سے ان کو آگاہ کر کے ان کو امت مسلمہ کو خبردار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس خطبہ کے ہفتہ دس دن امام حرم مسجد نبوی شیخ حذیفی اپنے فرائض انجام دیتے رہے بعد ازاں ان کو حکومت کی حفاظت میں ایک محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ بعض اطلاعات کے مطابق ان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس عہدے سے معزول کر دیا گیا ہے' جبکہ بعض روایات کے مطابق ان پر قاتلانہ حملے کے خدشہ کے پیش نظر ان کو حفاظتی تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ اگر پہلی اطلاع درست ہے تو ہم سعودی حکام سے اپیل کریں گے کہ ان کو رہا کر کے ان کو ان کے منصب پر بحال کیا جائے تاکہ امت مسلمہ کا ایک ایک فرد اطمینان حاصل کر سکے۔ اگر دوسری اطلاع درست ہے تو یہ بہت تشویش کی بات ہے۔ امام حرم نبوی کا منصب یہ ہے کہ وہ امت کو خطرات اور فتنوں سے آگاہ کریں اور ان کی صحیح رہنمائی کریں اور شیخ حذیفی نے یہ حق ادا کر کے امت پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کسی لادین قوت یا منافق ٹولے کو یہ اختیار نہیں کہ وہ مسلمانوں کے اس عظیم رہنما کی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھے۔ ہم امریکہ' مغرب اور ایران کے حکام پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ امام حرم مسجد نبوی ہم سب کے محبوب رہنما ہیں' ان کی آزادی تمام مسلمانوں کی آزادی ہے' ان کی طرف غلط نگاہ سے دیکھنا تمام مسلمانوں کی طرف غلط نگاہ سے دیکھنا ہے' اگر ان کو کسی قسم کی گزند پہنچی تو پھر مسلمان اس سلسلے میں آزاد ہوں گے کہ وہ ان کے دشمنوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں' امریکہ اور مغرب کو یہ اسلام دشمنی بہت مہنگی پڑے گی۔ حرم کعبہ اور حرم نبوی کے ائمہ کرام کی حفاظت مسلمان اپنی جان سے زیادہ کریں گے' اس لئے امریکہ' مغرب' ایران اور اس کے حواری ایسی حماقت کا تصور نہ کریں۔ ہم سعودی حکام سے گزارش کریں گے کہ وہ امام مسجد نبوی شیخ حذیفی کے سلسلے میں امت مسلمہ کو اعتماد میں لیں اور صحیح صورتحال سے مسلمانوں کو آگاہ کریں۔

دعائے مغفرت

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب کی خوش دامن صاحبہ اور مولانا سعید احمد جلالپوری مدیر معاون ماہنامہ بینات کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات عالیہ کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمام جاں نثاران ختم نبوت اور احباب سے درخواست ہے کہ ان دونوں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

قادیانیت:......... تحریف قرآن

آسمانی نکاح

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرزا صاحب نے "محمدی بیگم" کے سلسلہ میں جن آیات میں تحریف کی ہے ان میں سے ایک سورہ احزاب کی مندرجہ ذیل آیت ہے جس میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے "نکاح آسمانی" کا ذکر کیا ہے:

واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ' وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ' فلما قضی زیدمنہا وطرا" زوجنکہا الآیہ..... (سورہ الاحزاب ۳۷)

ترجمہ: "اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انعام کیا کہ اپنی بی بی (زینب رضی اللہ عنہا) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے' اور خدا سے ڈر' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل میں وہ بات (بھی) چھپائے ہوتے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے والا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں (کے طعن) سے اندیشہ کرتے تھے' اور ڈرنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا ہی سے زیادہ سزاوار ہے۔ پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا (یعنی طلاق دے دی اور عدت بھی گزر گئی) تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا نکاح کردیا۔"

آیت کی شان نزول مختصراً" یہ ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور متبنیٰ تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اپنی پھوپی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کردیا تھا' نکاح کے بعد میاں بیوی کے مابین موافقت نہ ہوئی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی بار بار شکایت شروع کی اور طلاق کا ارادہ ظاہر کیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فہمائش کی کہ "اللہ سے ڈرو' ایسا خیال بھی دل میں مت لاؤ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر اہم تر بات یہ تھی کہ یہ رشتہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے باوجود ظاہری عدم کفایت کے محض اللہ و رسول کی رضا کے لئے قبول کیا تھا' اب اگر زید رضی اللہ عنہ طلاق دیدیتے ہیں تو انہیں اس کا شدید صدمہ پہنچے گا' اور ان کی اشک شوئی کی کوئی بہتر صورت اس کے سوا نہیں ہوگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو شرف زوجیت بخشیں' مگر چونکہ جاہلی دستور کے موافق متبنیٰ (لے پالک) کی مطلقہ سے نکاح کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ تھا کہ منافقین اس قصہ کو غلط رنگ پیش کریں گے' بالآخر جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی اور عدت پوری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ ہی کے ذریعہ نکاح کا پیغام حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو بھیجا' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام دیا تو وہ بولیں **ماانا بصانعتہ شیئا" حتی او امر ربی** یعنی "میں کچھ نہ کروں گی جب تک کہ اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں" یہ کہہ کر فوراً" اٹھیں' وضو کیا' اور اپنے گھر کی مسجد میں جاکر نماز میں مشغول ہوگئیں' ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی' جس میں یہ اطلاع دی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے خود اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کردیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور صاحب خانہ کی حیثیت میں بلااجازت ان کے پاس تشریف لے گئے۔ (صحیح مسلم ص ۴۶۱' ج ا' نسائی ص ۷۵' ج ۲)

یہ آسمانی نکاح اگر ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان خصوصیت تھی تو دوسری طرف یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ایسی فضیلت تھی جو امہات المومنین (رضی اللہ عنہن) میں سے کسی کو حاصل نہ تھی۔ چنانچہ وہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے کہا کرتی تھیں:

زوجکن اھلوکن وزوجنی اللہ من فوق سبع سموات (صحیح بخاری ص ۱۱۰۴۔ ج ۲۔ جامع ترمذی ص ۱۵۳۔ ج ۲' وقال ہذا حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارا نکاح تمہارے عزیز و اقارب نے کردیا اور میرا نکاح اللہ رب العزت نے سات آسمانوں کے اوپر پڑھا۔"

نیز وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

عرض کرتیں "یا رسول اللہ! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتوں پر ناز ہے۔ جن میں دیگر ازواج شریک نہیں' اول یہ کہ میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ایک ہیں (یعنی جناب عبدالمطلب' جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی دادا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حقیقی نانا تھے) دوم یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر پڑھا' سوم یہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے اس نکاح کی سفارت کے فرائض انجام دیئے۔" (اخرجہ ابن جریر عن الشعبی کما فی الخصائص الکبریٰ ص ۳۰۲۔ ج ۲)

اور یہ کہ "یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج میں میرا حق آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ ہے' میرا نکاح سب سے بہتر' میرا سفیر سب سے معزز اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا رشتہ سب سے قریب تر ہے' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے عرش پر پڑھا' جبریل علیہ السلام میرے نکاح کے پیغام رساں ہوئے' اور میں آپ کی پھوپی زاد ہوں' یہ قرب و منزلت میرے سوا کسی اور بی بی کو حاصل نہیں۔" (اخرجہ الطبری وابوالقاسم الطحاوی فی کتاب الحجۃ والبیان فتح الباری ص ۳۵۰۔ ج ۱۳)

خود امہات المومنین کو بھی ان کی اس فضیلت و خصوصیت کا برملا اعتراف تھا' ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں:

یرحم اللہ زینب بنت جحش لقد نالت فی ہذہ الدنیا الشرف الذی لایبلغہ شرف' ان اللہ زوجہا نبیہ فی الدنیا' ونطق بہ القران..... وہی زوجتہ فی الجنتہ (طبقات ابن سعد ص ۱۰۸۔ ج ۸' خصائص الکبریٰ ص ۳۰۱۔ ج ۲)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ زینب بنت جحش پر رحمت فرمائے' اس نے اس دنیا میں وہ شرف پایا کہ کوئی شرف اس کے ہم پلہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دنیا ہی میں کردیا' اور قرآن میں اس کا نزول ہوا..... وہ جنت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔"

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد نقل کیا کرتے تھیں کہ "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے اس امر میں ممتاز ہوں کہ ان کے نکاح مہر کے بدلے میں ہوئے اور ان کے عزیز و اقارب نے پڑھائے اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود پڑھا' اور اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا' جس کو مسلمان تاقیامت پڑھتے رہیں گے' اور جس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوگا۔" (خصائص ص ۳۰۱۔ ج ۲' فتح الباری ص ۳۵۰۔ ج ۱۳)

ایک موقعہ پر حضرت عائشہ اور حضرت زینب (رضی اللہ عنہما) کی گفتگو ہوئی تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا "میں وہ ہوں جس کا نکاح آسمان سے نازل ہوا" اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "میں وہ ہوں جس کی طہارت و نزاہت آسمان سے نازل ہوئی۔" الخ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۷۷۔ ج ۳)

ان روایات سے واضح ہوجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے عقد زمین پر نہیں بلکہ آسمان پر ہوا تھا' یہی وہ خصوصیت تھی جس پر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ناز تھا اور جس میں وہ تمام امہات المومنین (رضی اللہ عنہن) میں ممتاز سمجھی جاتی تھی' اسی بنا پر علماء امت نے اس نکاح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا ہے۔

امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وہذا من خصوصیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم التی لایشارکہ فیہا احد باجماع المسلمین ولہذا کانت زینب تفاخر نسا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقول زوجکن اباہ کن وزوجنی اللہ تعالیٰ (تفسیر قرطبی ص ۱۹۲۔ ج ۱۴' مزید تفصیل کے لئے دیکھئے' فتح الباری ص ۴۲۵۔ ج ۸' خصائص الکبریٰ ص ۳۰۲۔ ج ۲' وما بعد' زرقانی شرح مواہب ص ۲۳۴۔ ج ۵' وغیرہ)

ترجمہ: "اور یہ نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان خصوصیات میں سے ہے جن میں باجماع امت کوئی دوسرا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں۔ اسی بنا پر حضرت زینب رضی اللہ عنہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مقابلہ میں فخر سے کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں' باپ نے کیا' اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے کیا۔"

مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ محترمہ محمدی بیگم کے والدین کسی طرح یہ رشتہ انہیں دینے پر آمادہ نہیں تو انہوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "نکاح آسمانی" کی نقالی کرتے ہوئے اعلان کردیا کہ اللہ تعالیٰ محمدی بیگم سے میرا نکاح خود کرچکا ہے' چنانچہ اعلان ہوا اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء کی پیش گوئی کا انتظار کریں' جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے:

یستلونک احق ہو' قل ای وربی انہ لحق وما انتم بمعجزین' زوجناکہالا مبدل لکلماتی' وان یروا ایتہ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر

ترجمہ: "اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات (یعنی محمدی بیگم کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا) سچ ہے؟ کہہ ہاں! مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے' ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے' میری باتوں کو کوئی نہیں بدل سکتا' اور نشان دیکھ کر منہ پھیرلیں گے اور قبول

نہیں کریں گے اور کہیں گے یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔" (مرزا صاحب کا اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء' تبلیغ رسالت ص ۸۵' ج۔۲' مجموعہ اشتہارات ج اول صفحہ ۳۰۱)

ہم قبل ازیں عرض کرچکے ہیں کہ آیات قرآنی کی قطع برید کرکے مرزا صاحب "الہام" تیار کیا کرتے ہیں' چنانچہ یہاں بھی مختلف جگہ کی چار آیات کو کاٹ چھانٹ کر آنجناب نے "آسمانی نکاح" کا الہام وضع فرمایا ہے۔ اس میں سے خط کشیدہ فقرہ سورہ احزاب کی محولہ بالا آیت کا قطعہ ہے' جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح آسمانی کا ذکر تھا' اور جو بقول امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی خصوصیت تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں۔" مگر مرزا صاحب نے بزور تحریف یہ فقرہ وہاں سے اڑا کر اپنے خود ساختہ "الہام" میں ٹانک لیا' اور اسے محمدی بیگم کے رشتہ پر چسپاں کرلیا۔ اس تحریف سے وہ متعدد مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے:

اول یہ کہ لڑکی کے والدین مرزا صاحب کی زبان سے "ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے" کا فرمان الٰہی سن کر کانپ اٹھیں گے' اور فوراً" یہ رشتہ ان کے حوالے کردیں گے' مگر افسوس ہے کہ نتیجہ مرزا صاحب کی ہوس خام کے برعکس نکلا' اور ان کی یہ "الہام بازی" ہی ان کے مقصد کے لئے سد راہ بن گئی۔ گویا "نیکی برباد' گناہ لازم" کا مضمون صادق آیا۔ ورنہ اگر مرزا صاحب الہامات کے عرش بریں سے نیچے اتر کر یہ رشتہ مانگتے تو کچھ بعید نہ تھا کہ حصول مطلب میں کامیاب ہوجاتے۔

دوسرا مقصد یہ تھا کہ مرزا صاحب اس وقت بزعم خود مسیح موعود اور عیسیٰ بن مریم بن کر آسمان سے نازل ہوچکے تھے' مگر امت ان کے ان دعوؤں کو لاف و گزاف اور مراق و مالیخولیا سے زیادہ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں تھی' کیونکہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اور غلام احمد بن چراغ بی بی کے درمیان آسمان و زمین کا فاصلہ اور مشرق و مغرب یا بلفظ دیگر دمشق و قادیان کا بعد ہے۔ مرزا صاحب کا خیال تھا کہ اگر زوجنا کھا کی وحی محترمہ محمدی بیگم کے بارے میں پوری ہوجائے تو ان کے دعوئے مسیحیت پر مہر تصدیق ثبت ہوجائے گی' تمام دنیا کی گردنیں ان کے اس "نشان آسمانی" اور "معجزۂ ربانی" کے سامنے جھک جائیں گی اور آئندہ کسی کو مجال دم زدن نہیں رہے گی۔ یہی راز ہے کہ اس "نکاح آسمانی" کی پیش گوئی کو انھوں نے بیسیوں جگہ "نشان الٰہی" قرار دے کر اپنی مسیحیت کی دلیل ٹھہرایا ہے' ازالہ اوہام میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

"عرصہ قریباً" تین برس کا ہوا کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے خدائے تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں (محترمہ محمدی بیگم) انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی...... چنانچہ اس پیش گوئی کا مفصل بیان معہ اس کی میعاد خاص اور اس کے اوقات مقررہ شدہ کے اور معہ اس کے ان تمام لوازم کے جنہوں نے "ان کی طاقت سے اس کو باہر" کردیا ہے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے...... جو شخص اشتہار پڑھے گا گو کیسا ہی متعصب ہوگا اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیش گوئی کا انسان کی قدرت سے بالا تر ہے' اور اس بات کا جواب بھی کامل اور مسکت طور پر اسی اشتہار سے ملے گا کہ خدائے تعالیٰ نے کیوں یہ پیش گوئی بیان فرمائی' اور اس میں کیا مصالح ہیں اور کیوں اور کس دلیل سے یہ پیش گوئی انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔" (ص ۳۹۶ طبع خورد' روحانی خزائن ج ۳۔ ص ۳۰۵)

اور انجام آتھم میں اس پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے یہ نکتہ ارشاد فرماتے ہیں:

"اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولد لہ یعنی "وہ مسیح موعود بیوی کرے گا" نیز صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں' عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے' اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے' جو بطور نشان کے ہوگا' اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی ہے' اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳' روحانی خزائن ج ۱۱۔ ص ۳۳۷)

الغرض مرزا صاحب کا اس زوجنا کھا کی پیش گوئی کو باصرار و تکرار اپنی مسیحیت کا اعجاز اور اپنے ملہم من اللہ ہونے کی دلیل قرار دینا ان کی مسیحیت کا ایک فریب دام تھا جس میں اگر وہ کامیاب ہوجاتے اور ان کی "آسمانی منکوحہ" واقعتاً" ان کے حبالۂ عقد میں آجاتی تو عوام الناس کے لئے ایک خوفناک ابتلا ہوتا۔ اہل عقل و فہم کے لئے تو نصوص قطعیہ کے خلاف مرزا صاحب کے غلو آمیز دعوے ہی ان کے کذب و افترا کو ثابت کرنے کے لئے کافی تھے' اس کے بعد وہ بالفرض آسمان و زمین کے قلابے بھی ملادیتے تب بھی یہ ان کے صدق کی نہیں بلکہ دجل و فریب کی دلیل ہوتی' مگر عوام الناس کی طبیعت اعجوبہ پسند ہوتی ہے' انھیں ان

شطحیات کے جال میں پھانس لینا اور سطحی باتوں سے فریب دینا بہت آسان تھا۔ لیکن حق جل شانہ قطعی فیصلہ فرماچکے ہیں **ولا یحیق المکر السئی الا باھلہ** (کہ باطل پرست کی گھناؤنی تدبیر خود اسی پر الٹ جاتی ہے) ٹھیک یہی قصہ مرزا صاحب کے "نکاح آسمانی" کی تدبیر کے ساتھ پیش آیا' وہ اس "نشان الٰہی" کو اپنے صدق کی دلیل بنانا چاہتے تھے مگر اس کے برعکس یہ "نشان الٰہی" ہر کس و ناکس کی نظر میں ان کے کذب و افتراء پر برہان قاطع کی حیثیت اختیار کرگیا' وہ اس "نکاح آسمانی" کو مسیح موعود کی علامت کے طور پر پیش کرنا چاہتے تھے' مگر یہ تدبیر بجائے ان کے "مسیح موعود" ہونے کے ان کے مسیح کذاب ہونے کی روشن دلیل بن گئی۔ اس خدائی فیصلے کے بعد بھی اگر کوئی شخص مرزا صاحب دام تزویر کا شکار ہوتا ہے تو وہ عنداللہ معذور نہیں' بلکہ اللہ کی حجت قائم ہونے کے بعد گمراہ ہوتا ہے۔ (**لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن ب**

افادہ:

حاشیہ انجام آتھم میں مرزا صاحب نے جس حدیث کا حوالہ دیا ہے صاحب مشکوٰۃ نے "باب نزول عیسیٰ علیہ السلام" میں ذکر کی ہے' یہاں اس کے متن پر ایک نظر ڈال لینا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا:

عن عبداللہ عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض۔ فیتزوج ویولدلہ' ویمکث خمسا" واربعین سنتا" ثم یموت فیدفن معی فی قبری' فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحدبین ابی بکر و عمر

(رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اتریں گے عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف۔ پس نکاح کریں گے' اور ان کے اولاد ہوگی' اور پینتالیس برس ٹھہریں گے' پھر ان کی وفات ہوگی تو میرے روضہ میں دفن ہوں گے' پس (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابوبکر و عمر کے درمیان اٹھیں گے۔"

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسیح موعود" کی آٹھ علامتیں ذکر فرمائیں ہیں۔ ان میں ایک بھی مرزا صاحب پر صادق نہیں آتی۔ چنانچہ:

۱۔ آنے والے مسیح کا نام عیسیٰ ہوگا' جبکہ مرزا صاحب کا نام غلام احمد تھا۔

۲۔ آنے والے مسیح کی والدہ ماجدہ کا نام مریم ہوگا' جبکہ مرزا صاحب کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا۔

۳۔ آنے والے مسیح بن باپ کے ہوں گے' جبکہ مرزا صاحب مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی صلب سے تھے۔

۴۔ آنے والے مسیح آسمان سے زمین کی طرف اتریں گے' جبکہ مرزا صاحب شکم مادر سے پیدا ہوئے۔

۵۔ آنے والے مسیح ۴۵ برس ٹھہریں گے' (صحیح احادیث میں ان کی مدت اقامت ۴۰ برس مذکور ہے' اور یہی راجح ہے۔) جبکہ مرزا صاحب دعویٰ مسیحیت کے بعد سترہ سال' پانچ ماہ چھبیس دن رہ کر رخصت ہوئے۔ کیونکہ مرزا محمود صاحب کی تحقیق کے مطابق انہوں نے ۱۸۹۱ء میں "مسیح موعود" کا دعویٰ کیا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو بمرض وبائی ہیضہ "انا" فانا" ان کی موت واقع ہوئی۔

۶۔ آنے والے مسیح شادی کریں گے اور صاحب اولاد ہوں گے' جبکہ خود مرزا صاحب کے اعتراف کے مطابق یہ "خاص شادی" اور "خاص اولاد" جو ان کی مسیحیت کا نشان تھا' انہیں نصیب نہیں ہوئی۔

۷۔ مسیح موعود بعد از وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس میں مدفون ہوں گے جہاں چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے' جبکہ مرزا صاحب کا انتقال لاہور میں ہوا اور قادیان کے قبرستان میں سپرد خاک ہوئے۔

۸۔ مسیح موعود قیامت کے دن روضہ مطہرہ سے اس شان سے اٹھیں گے کہ ان کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں حضرات ابوبکر و عمر ہوں گے (رضی اللہ عنہما) اس کے برعکس مرزا صاحب کا جو حشر ہوگا اور ان کے دائیں بائیں جو لوگ ہوں گے اس کا نظارہ تو انشاء اللہ قیامت کو ہوگا۔ تاہم اتنا واضح ہے' مرزا صاحب کہ (دجال اعور کی طرح) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانا نصیب نہیں ہوگا (چنانچہ وہ زندگی بھر اس سعادت سے محروم رہے) لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کی رفاقت و معیت ان کو کبھی نصیب نہ ہوگی' یہ اعزاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہوگا۔

گویا صرف اسی ایک حدیث سے' جس کی صحت کو تسلیم کرتے ہوئے مرزا صاحب نے اس کا حوالہ دیا ہے' فیصلہ ہوجاتا ہے کہ "مسیح موعود" کی پیدائش اور نام سے لیکر ان کی وفات اور قیامت میں اٹھنے تک کے تمام حالات کو مرزا صاحب سے ضد ہے' مسیح موعود کی قریبا" ۱۷۵ علامات قرآن و حدیث میں مذکور ہیں مگر یہ عجیب لطیفہ ہے کہ ان میں ایک بھی مرزا صاحب پر صادق نہیں آتی۔ حاصل یہ کہ مرزا کا دوسرا مقصد اس "نکاح آسمانی" سے یہ تھا کہ عوام کو ان کے "مسیح موعود" ہونے کا یقین ہوجائے' مگر ادھر مرزا صاحب بار بار اس کے "آسمانی نشان" ہونے پر اصرار کررہے تھے اور ادھر حق جل شانہ کی حکمت بالغہ کہہ رہی تھی کہ یہ واقعی

باقی صفحہ ۱۵ پر

انسانی حقوق کی خلاف ورزی کون کر رہا ہے

مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ

مسلمان یا قادیانی؟

بعد الحمد و الصلوۃ مجھے تھوڑے سے وقت میں صرف ایک پہلو پر کچھ گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کرنی ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مقصد کی باتیں کہنے کی توفیق دیں اور دین حق کی جو بات علم اور سمجھ میں آئے اس پر عمل کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائیں۔

قادیانی گروہ کی طرف سے اس کی سرپرست لابیوں اور ویسٹرن میڈیا کی طرف سے قادیانی مسئلہ کے حوالہ سے ایک الزام پاکستان کے مسلمانوں پر پاکستان کی حکومت پر اور پاکستان کے دستوری اور قانونی ڈھانچے پر پورے شدومد کے ساتھ دنیا بھر میں دہرایا جارہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کر دیئے گئے ہیں ان کے شہری حقوق معطل ہو گئے ہیں اور قادیانیوں کے ہیومن رائٹس ختم کر دیئے گئے ہیں ابھی حال میں اسی ماہ کے آغاز میں برطانیہ میں ٹل فورڈ کے مقام پر قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر نے شرکت کی ہے اور اپنی تقریر میں انسانی حقوق کے حوالہ سے قادیانیوں کی نام نہاد مظلومیت کا ذکر کیا ہے۔ پاکستان سے ان کی جلاوطنی کا ذکر کیا ہے' اور انسانی حقوق کی دہائی دی ہے یہی وہ بنیاد ہے جس بنیاد پر مغربی ممالک اسلام دشمن عناصر اور ویسٹرن میڈیا قادیانی گروہ کی مکمل پشت پناہی کر رہا ہے اس لئے آج میں یہ چاہتا ہوں کہ ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے کون سے انسانی حقوق پامال ہوئے ہیں۔ اور ان کے ہیومن رائٹس پر کیا زد پڑی ہے؟ جذبات سے ہٹ کر منطق اور استدلال کے ساتھ اس مسئلہ کا تھوڑے سے وقت میں تجزیہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اصل تنازعہ کیا ہے؟

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قادیانی مسلم تنازعہ کی اصل بنیاد کو تلاش کیا جائے کہ اصل جھگڑا کیا ہے؟ اصل قصہ یہ ہے کہ قادیانیوں نے نئی نبوت اور نئی وحی کے ساتھ اپنے لئے نئے مذہب کا انتخاب کیا ہے اور مسلمانوں سے اپنا مذہب الگ کر لیا ہے یہ بات مسلمات میں شامل ہے کہ نئی نبوت اور نئی وحی کے ساتھ مذہب بھی الگ ہو جاتا ہے تفصیلات میں جائے بغیر صرف ایک حوالہ سے بات عرض کروں گا۔ آپ کے اس برطانوی معاشرہ میں یہودی اور عیسائی دونوں رہتے ہیں تورات پر یہودی اور عیسائی دونوں ایمان رکھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دونوں اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر دونوں متفق ہیں' لیکن اس کے باوجود دونوں کا مذہب ایک نہیں ہے' بلکہ دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں اس لئے کہ عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر ایمان رکھنے کے باوجود ایک نئے نبی اور نئی وحی کو تسلیم کرتے ہیں' جن پر یہودیوں کا ایمان نہیں ہے' عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو بھی مانتے ہیں جن پر یہودیوں کا ایمان نہیں ہے' اس لئے عیسائیوں کا مذہب یہودیوں سے الگ ہو گیا اور دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں۔ اسی طرح مسلم قادیانی تنازعہ میں بھی یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا مذہب ایک نہیں ہے بلکہ دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں اس حقیقت کو قادیانی گروہ بھی تسلیم کرتا ہے اور تاریخ کے ریکارڈ میں اس کے متعدد دستاویزی شہادتیں موجود ہیں جن میں سے بعض کا میں اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں:

پہلی شہادت:

جب پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم ہو رہی تھی۔ پنجاب کی تقسیم کے لئے ریڈ کلف کمیشن بیٹھا تھا' پنجاب کو اس بنیاد پر تقسیم کیا جارہا تھا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ پاکستان میں شامل ہوں گے اور جہاں مسلمان اکثریت میں نہیں ہیں وہ بھارت کا حصہ ہوں گے گورداسپور کا علاقہ جہاں قادیان واقع ہے۔ اس علاقہ کی صورت حال یہ تھی کہ اگر قادیانی آبادی خود کو مسلمانوں میں شامل کراتی ہے تو یہ خطہ زمین پاکستان کے حصہ میں آتا ہے اور اگر قادیانی گروہ مسلمانوں سے الگ شمار ہوتا ہے تو گورداسپور کا علاقہ بھارت کے پاس چلا جاتا ہے' اس وقت قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے جو مرزا غلام احمد قادیانی کا فرزند اور طاہر احمد کا باپ تھا اپنا کیس مسلمانوں سے الگ پیش کر کے یہ فیصلہ تاریخ میں ریکارڈ کروایا کہ قادیانی خود کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ چوہدری ظفر اللہ خان نے مرزا بشیر الدین محمود کی ہدایت پر قادیانیوں کی فائل مسلمانوں

سے الگ ریڈ کلف کمیشن کے سامنے پیش کی۔ جس کی بنیاد پر گورداسپور غیر مسلم اکثریت کا علاقہ قرار پایا اور بھارت کے حوالے کردیا گیا اس کے نتیجہ میں بھارت کو کشمیر کے لئے راستہ ملا اور اس نے کشمیر پر قبضہ کرلیا اور آج بھی لاکھوں کشمیری عوام بھارت تسلط اور وحشت و درندگی کے خلاف آزادی کی جنگ لڑرہے ہیں۔

دوسری شہادت:

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کا جنازہ تھا، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی جنازہ پڑھا رہے تھے۔ ملک بھر کے سرکردہ حضرات اور غیر ملکی سفراء جنازہ میں شریک تھے۔ حکومت پاکستان کا قادیانی وزیر خارجہ چوہدری ظفراللہ خان بھی موجود تھا۔ لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوا اور غیر مسلم سفیروں کے ساتھ الگ بیٹھا رہا یہ بات قومی پریس کے ریکارڈ میں ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان سے پوچھا گیا کہ آپ وزیر خارجہ موجود ہیں، لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر ظفراللہ خان نے کہا کہ "مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ" اس طرح چوہدری ظفراللہ خان نے بھی تاریخ میں اپنی یہ شہادت ریکارڈ کرائی کہ مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔

تیسری شہادت:

۱۹۷۴ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم پر بحث کررہی تھی، اسمبلی نے یکطرفہ فیصلہ کرنے کی بجائے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو اسمبلی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا۔ قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے گیارہ روز تک اور لاہوری گروپ کے سربراہ مولوی صدرالدین نے دو روز تک اسمبلی کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کی اور ان کا موقف پوری طرح سننے کے بعد اسمبلی نے اپنا فیصلہ صادر کیا، اس موقع پر مرزا ناصر احمد سے پوچھا گیا کہ وہ دنیا بھر کے ایک ارب کے لگ بھگ ان مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے مرزا ناصر احمد نے پہلے اس سوال کو گول کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بالآخر پارلیمنٹ کے فلور پر انہیں اپنے اس عقیدہ کا دو ٹوک اظہار کرنا پڑا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لانے والے دنیا بھر کے ایک ارب کے لگ بھگ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور اس طرح مرزا طاہر احمد کے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد نے بھی تاریخ کی عدالت میں اپنی یہ شہادت ریکارڈ کرادی کہ وہ قادیانیت کو مسلمانوں سے الگ مذہب قرار دیتے ہیں۔

چوتھی شہادت:

آج مرزا طاہر احمد دنیا بھر میں مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف واویلا کررہا ہے لیکن میں مرزا طاہر احمد کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک شہادت تو خود تم نے بھی ریکارڈ کرائی ہے جو تازہ ترین شہادت ہے۔ ابھی حال ہی میں ٹل فورڈ میں قادیانیوں کا سالانہ اجتماع ہوا ہے، مسلمانوں کے اجتماعات ہوتے ہیں تو مہمان خصوصی امام کعبہ ہوتے ہیں شیخ الازہر ہوتے ہیں، مسلم ممالک کے سفراء آتے ہیں اور دیگر مسلم شخصیات شریک ہوتی ہیں، ہماری اس ختم نبوت کانفرنس میں حضرت مولانا خان محمد تشریف فرماہیں پاکستان کے مفتی اعظم تشریف فرما ہیں۔ لیکن ٹل فورڈ کے قادیانی اجتماع میں مہمان خصوصی کون تھا؟ بھارت کا ہندو ہائی کمشنر اور کونسل کا سکھ میئر! یہ بھی تاریخ کی شہادت ہے۔

حضرات محترم! جب یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے اور دونوں ایک مذہب کے پیروکار نہیں ہیں تو ظاہر بات ہے کہ اسلام کا نام ان میں سے ایک ہی فریق استعمال کرے گا۔ دونوں استعمال نہیں کرسکتے۔ اسلام کا نام اور اس کے شعائر مثلاً" کلمہ طیبہ، مسجد، امیرالمومنین، ام المومنین خلیفہ اور صحابی جو اسلام کے ساتھ مخصوص ہیں اور مسلمانوں کی پہچان بن چکے ہیں انہیں استعمال کرنے کا حق ایک فریق کو ہوگا۔ آپ حضرات خانہ خدا میں بیٹھے ہیں، آپ ہی انصاف سے کہیں کہ کیا دونوں گروہوں کو اسلام کا نام اسلام کا لیبل اور اس کا ٹریڈ مارک استعمال کرنے کا حق ہے؟ اگر نہیں اور انصاف کا تقاضہ ہے کہ نہیں تو پھر انصاف کے ساتھ یہ فیصلہ بھی کیجئے کہ یہ حق دونوں میں سے کس فریق کا ہے جو چودہ سو سال سے اس نام اور اصطلاحات کو استعمال کررہا ہے یا اس کا جو ایک سو سال سے اس کا دعویدار ہے؟ اصل بات کو سمجھنے کی کوشش کریں، ایک عام کاروباری سی بات ہے عام سی مثال ہے اس حوالہ سے بات عرض کرتا ہوں۔ ایک کمپنی ہے جو سو سال سے کام کررہی ہے، اس کا ایک نام ہے ایک لیبل ہے، ایک ٹریڈ مارک ہے، وہ اس نام لیبل اور ٹریڈ مارک کے ساتھ مارکیٹ میں متعارف ہے، اس کی ساکھ ہے۔ اس حوالہ سے اس کا اعتبار قائم ہے اب کچھ لوگ اس سے الگ ہوکر ایک نئی کمپنی بناتے ہیں ایمان کے ساتھ بتایئے کہ کیا وہ نئی کمپنی اپنا مال مارکیٹ میں لانے کے لئے پہلی کمپنی کا نام استعمال کرتی ہے، اس کا ٹریڈ مارک اور لیبل استعمال کرتی ہے تو انصاف کی زبان اسے کیا کہتی ہے؟ قانون اسے کیا کہتا ہے (لوگوں نے کہا فراڈ! فراڈ) میں ان مغربی لابیوں سے پوچھتا ہوں کہ انصاف کا تقاضہ کیا ہے؟ قانون کا تقاضہ کیا ہے؟ دانش کا تقاضہ کیا ہے؟ خدا کے لئے ہمارا موقف بھی سمجھنے کی

کوشش کریں نبوت کا دعویٰ بہاء اللہ نے بھی کیا تھا۔ اس کے ماننے والے بہائی بھی ہم سے الگ مذہب رکھتے ہیں، ہم انہیں کافر کہتے ہیں۔ لیکن ہمارا ان سے قادیانیوں کی طرز کا کوئی تنازعہ نہیں ہے کشمکش کی فضا نہیں ہے اس لئے کہ وہ اسلام کا نام استعمال نہیں کرتے وہ اپنا نام مسلمان اور عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہتے ہیں۔ لندن ماسک کے نام پر اپنا لٹریچر تقسیم نہیں کرتے اور اپنے مرکز کو اسلام آباد نہیں کہتے، ہم انہیں کافر کہتے ہیں لیکن ہمارا ان سے جھگڑا کوئی نہیں ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ تنازعہ یہ ہے کہ مذہب نیا ہے، کمپنی نئی ہے، لیکن نام ہمارا استعمال کرتے ہیں، لیبل اور ٹریڈ مارک ہمارا استعمال کرتے ہیں ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے یہ دھوکہ ہے فراڈ ہے اور کھلا فریب ہے ہم دنیا بھر کے قادیانیوں کو دہائی دیتے ہیں کہ خدا کے لئے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لو کہ اصل قصہ کیا ہے اور تنازعہ کس بات پر ہے۔

انسانی حقوق اور صدارتی آرڈی ننس:

حضرات محترم! اب میں اس صدارتی آرڈی ننس کی طرف آتا ہوں، جسے مرزا طاہر احمد اور اس کی سرپرست لابیوں کی طرف سے پوری دنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا عنوان دے کر بدنام کیا جارہا ہے۔ یعنی ۸۴ء کا وہ صدارتی آرڈی ننس جس کے تحت صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کو اسلام کا نام اور اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا ہے، اور جس کے بارے میں مغربی لابیاں یہ کہہ رہی ہیں کہ اس کے ذریعہ قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہوگئے ہیں۔ لیکن پہلے یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ آرڈی ننس صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم کا تیار کردہ نہیں ہے نہ اسے فوجی ہیڈ کوارٹر نے ترتیب دیا ہے، بلکہ آرڈی ننس تحریک ختم نبوت کے ان مطالبات پر مشتمل ہے جن کے لئے ہم نے ملک بھر میں تحریک چلائی اسٹریٹ پاور کو منظم کیا لوگوں کو سڑکوں پر لائے اور راولپنڈی کی طرف لانگ مارچ کیا اس پر مجبوری ہو کر ہمارے مطالبات کو آرڈی ننس کی شکل دی گئی، اس لئے یہ مارشل لاء ریگولیشن یا کسی ڈکٹیٹر کا نافذ کردہ قانون نہیں بلکہ عوامی مطالبات پر مشتمل ایک قانونی ضابطہ ہے۔

مرزا طاہر احمد کی مہم:

اس کے بعد صدارتی آرڈی ننس پر بحث سے قبل آپ حضرات کو مرزا طاہر احمد کی اس مہم سے بھی متعارف کرانا چاہتا ہوں، جو اس آرڈی ننس کے خلاف ابھی تک جاری ہے اس مہم کے مختلف مراحل کا آپ کے سامنے لایا جانا ضروری ہے تاکہ آپ لوگ دیکھ سکیں کہ ان کا طریق واردات کیا ہے، بالخصوص برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے اس مہم سے واقف ہونا بے حد ضروری ہے۔ تو حضرات محترم! ۸۴ء میں صدارتی آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد مرزا طاہر احمد لندن میں آکر بیٹھ گیا اور مغربی لابیوں کو اپروچ کرکے یہ دہائی دی کہ پاکستان میں امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈی ننس کے ذریعے قادیانیوں کے انسانی حقوق چھین لئے گئے ہیں، ان کے ہیومن رائٹس پامال کردیئے گئے ہیں۔ انہیں عبادت کے حق سے روک دیا گیا ہے، اور ان کے اپنے مذہب پر عمل کرنے پر پابندی لگادی گئی ہے۔ ویسٹرن میڈیا بھی اس مہم میں شریک ہوگیا۔ اسے تو انتظار رہتا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے خلاف کوئی بات کہنے کو ملے وہ تو بہانے تلاش کرتے ہیں کہ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف کسی بات پر شور اٹھا سکیں۔

جنیوا کا انسانی حقوق کمیشن:

پھر بات یہیں تک نہیں رہی، بلکہ جنیوا میں انسانی حقوق کے کمیشن کو اپروچ کیا گیا۔ یہ کمیشن یو این او کے تحت قائم ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک پر نظر رکھتا ہے اور جہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، اس کی نشاندہی کرتا ہے اور اس کی بنیاد پر مغربی حکومتیں اپنی پالیسیاں مرتب کرتی ہیں، قادیانیوں کی طرف سے اس کمیشن کے پاس درخواست کی گئی کہ پاکستان میں ان کے شہری حقوق پامال کئے جارہے ہیں، لیکن اس درخواست سے پہلے ایک اور بات کا اہتمام ہو چکا تھا کہ جنیوا میں پاکستان کی سفارت اور نمائندگی مسٹر منصور احمد سنبھال چکا تھا۔ جو معروف قادیانی ڈپلومیٹ ہے پاکستان کا سینئر سفارت کار ہے اور اس وقت جاپان میں پاکستان کا سفیر ہے اب راستہ صاف تھا۔ درخواست قادیانیوں کی طرف سے تھی اور کمیشن کے سامنے پاکستان کی نمائندگی اور حکومت پاکستان کے موقف کی وضاحت کی ذمہ داری ایک قادیانی سفارت کار پر تھی نتیجہ وہی ہونا تھا جو امور خارجہ کے انسانی حقوق کمیشن نے اس مضمون کی قرارداد منظور کرلی کہ پاکستان میں واقعتاً" قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کردیئے گئے ہیں اور حکومت پاکستان اس کی ذمہ دار ہے۔

امریکی سینیٹ کی قرارداد:

بات اور آگے بڑھی اور قادیانی گروہ اس قرارداد کو لیکر واشنگٹن پہنچا جہاں پر مسٹر رہتا ہے، جہاں پر مسٹر سولارز رہتا ہے آپ جانتے ہیں ان کو؟ اور پاکستان کا کونسا باشعور شہری ہے جو مسٹر سولارز کو نہیں جانتا وہاں لابنگ ہوئی۔ اس وقت امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی پاکستان کی اقتصادی اور فوجی امداد کے لئے شرائط طے کررہی تھی جنیوا انسانی حقوق کمیشن کی یہ قرارداد اس کے سامنے پیش ہوئی اور

امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کے لئے امداد کی شرائط والی قرارداد میں قادیانیت کا مسئلہ شامل کرلیا۔ یہ ہے مرزا طاہر احمد کی مہم اور یہ ہے اس کا طریق واردات جسے آپ کے علم میں لانا میں نے ضروری سمجھا ہے۔

پاکستان کی امداد کے لئے امریکی شرائط:

امریکی سینٹ کے خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کی امداد کے لئے جن شرائط کو اپنی قرارداد میں شامل کیا' ان کا خلاصہ روزنامہ جنگ لاہور نے ۵ مئی ۸۷ء اور روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۲۵ اپریل ۸۷ء کو شائع کیا ہے' یہ میرے پاس موجود ہے اور آپ حضرات میں اکثر نہیں جانتے کہ ان شرائط میں کون کو باتیں شامل ہیں عام طور پر صرف ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کی شرط کا ذکر کیا جاتا ہے' بلاشبہ وہ بنیادی شرط ہے اور ہم اس مسئلہ پر پاکستان حکومت اور قوم موقف کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہیں بلکہ ہم تو اس سے بھی آگے کی بات کہتے ہیں' ہمارا موقف یہ ہے کہ ایٹم بم پاکستان اور دیگر مسلمان ملکوں کا حق ہے اور اس سلسلہ میں معذرت خواہانہ طرز عمل اختیار نہیں کرنا چاہئے غیر امریکی شرائط میں صرف ایٹمی تنصیبات کا مسئلہ نہیں ا امور بھی ہیں۔ جن میں دو کا بطور خاص آپ کے سامنے ذکر کرنا چاہتا ہوں امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کی اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی امداد کے لئے ضروری ہوگا کہ امریکی صدر ہر سال ایک سرٹیفیکیٹ جاری کرے گا' جس میں یہ درج ہوگا کہ حکومت پاکستان نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ازالہ میں نمایاں ترقی کی ہے۔

یہ کتنا خوبصورت جملہ ہے' لیکن کلمتہ حق ارید بہا الباطل اس کے اندر جو زہر چھپا ہوا ہے" آپ حضرات نہیں جانتے آپ کہیں تو میں عرض کردوں کہ اس شوگر کے پردے میں کونسا زہر ہے؟ اس شرط میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو روکنے کی بات کی گئی ہے' سوال یہ ہے کہ ان مغربی ملکوں کے ہاں انسانی حقوق کا تصور کیا ہے؟ اور یہ کس چیز کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہیں اس بات کو سمجھنے کے لئے دیکھنا پڑے گا کہ پاکستان میں مغربی میڈیا کے "بوسٹر" کیا کہتے ہیں مغربی میڈیا کے بوسٹر ہر جگہ موجود ہیں۔

پاکستان میں بھی ہیں' امریکی سینٹ کی اس قرارداد کے بعد پاکستان میں بھی انسانی حقوق کمیشن قائم ہوا ہے' جس کے سربراہ ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل جو پارسی تھے اور سیکریٹری جنرل عاصمہ جہانگیر ہیں جو ایک قادیانی ایڈووکیٹ مسٹر جہانگیر کی بیوی ہے۔ یہ لوگ پاکستان میں ہیومن رائٹس کے عنوان سے فورم منعقد کرتے ہیں' جلسوں کا اہتمام کرتے ہیں مظاہرے کرتے ہیں اور امریکی سفارت کار ان کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ذرا سنئے اس کمیشن کے سربراہ مسٹر پٹیل کیا کہتے ہیں روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۵ اپریل ۸۷ء کے مطابق مسٹر دراب پٹیل نے کہا کہ "کمیشن کو بہت سے ایسے قوانین منسوخ کرانے کی کوشش بھی کرنا ہوگی جو یکطرفہ ہیں اور جن سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا راستہ کھلتا ہے اس سلسلہ میں حدود آرڈی نینس قانون شہادت غیر مسلموں کو مسلمانوں کی شہادت پر سزا دینے کا مسئلہ قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا قانون جداگانہ انتخابات کا قانون سیاسی جماعتوں کا قانون یہ سارے قوانین ختم کرنا ہوں گے۔ یہ قوانین انسانی حقوق کے منافی ہیں۔"

روزنامہ نوائے وقت نے ۲۷ اپریل ۸۷ء کی اشاعت میں بیگم عاصمہ جہانگیر کے حوالہ سے کمیشن کے جنرل اجلاس میں کئے جانے والے مطالبات بھی شائع کئے ہیں' جن کے مطابق:

تعزیرات اور حدود آرڈی نینس کی بعض سزاؤں کو ظالمانہ اور غیر انسانی قرار دیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ سنگسار کرنے پھانسی پر لٹکانے اور موت کی سزا کو فی الفور ختم کیا جائے' نیز کوڑے لگانے' ہاتھ کاٹنے اور قید تنہائی کی سزائیں بھی ختم کردی جائیں جنرل اجلاس میں منظور کردہ ڈیکلریشن میں تمام مذہبی اقلیتوں کی تائید کی گئی ہے اور اس ضرورت پر زور دیا گیا ہے کہ حکومت کسی بھی شخص کے خلاف بالواسطہ یا بلاواسطہ مذہب یا فرقے کی بنیاد پر کوئی کارروائی نہ کرے۔

حضرات محترم! اب تو آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے کہ انسانی حقوق سے ان کی مراد کیا ہے اور ہیومن رائٹس کی خلاف ورزی کو روکنے کے عنوان سے مغربی ممالک اور لابیاں ہم سے کیا تقاضہ کررہی ہیں؟ امریکہ ہم سے یہ ضمانت چاہتا ہے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوگی اور اس سے مراد یہ ہے کہ ہم اسلامی قوانین نافذ نہیں کریں گے' قرآن کریم کے احکام نافذ نہیں کریں گے' ابھی حال ہی میں پاکستان کی پارلیمینٹ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر موت کی سزا کا قانون منظور کیا ہے' جس پر ایک محترمہ نے کہا ہے کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے' اس کا کیا مطلب ہے؟ معاذ اللہ توہین رسالت کو بھی انسانی حقوق میں شامل کیا جارہا ہے' اور یہ حق مانگا جارہا ہے کہ کوئی بدبخت توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتکاب کرنا چاہے تو اسے اس کا حق حاصل ہو' اور قانون کو حرکت میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ہے ان لوگوں کا انسانی حقوق کا تصور اور یہ اسی قسم کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے ہمیں روکنا چاہتے ہیں' ہمارے ساتھ اس وقت کانفرنس کے اسٹیج پر پنجاب کے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل جناب نذیر

احمد غازی ایڈووکیٹ بھی تشریف فرما ہیں' ان سے معذرت کے ساتھ میں ایک "ریڈ لائن" کراس کرنے لگا ہوں کہ ہم پر "انسانی حقوق" کا کیا تصور تھوپا جارہا ہے؟ گزشتہ سال چکوال میں اغوا اور قتل کی ایک واردات ہوئی خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا عدالت نے قاتل کو موت کی سزا سنائی اور یہ فیصلہ دیا کہ پھانسی بر سرعام لوگوں کے سامنے دی جائے۔ اسلام کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ سزا سرعام دی جائے تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو' قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ:

"مجرموں کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے" یہ اسلامی قانون کا تقاضہ ہے لیکن ہماری عدالت عظمیٰ نے اس سزا پر عملدرآمد روک دیا ہے اور سپریم کورٹ میں گزشتہ چار پانچ ماہ سے اس نکتہ پر بحث جاری ہے کہ مجرم کو لوگوں کے سامنے سزا دینا اس کی عزت نفس کے منافی ہے اور یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے' اس لئے قاتل کو سرعام پھانسی نہیں دینی چاہئے۔ محترم بزرگو اور دوستو! یہ مثالیں میں نے وضاحت کے ساتھ اس لئے آپ کے سامنے رکھی ہیں تاکہ آپ اچھی طرح سمجھ سکیں کہ انسانی حقوق سے مغربی ممالک کی مراد کیا ہے اور یہ طاقتیں جب ہم سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہ کرنے کی ضمانت طلب کرتی ہیں تو اس سے ان کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ اب ایک اور شرط بھی سماعت فرمالیجئے جو امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کے لئے امریکی امداد کی شرائط کے ضمن میں اپنی قرارداد میں ذکر کی ہے اس کے مطابق امریکی صدر ہر سال اپنے سرٹیفکیٹ میں یہ بھی لکھیں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتی گروہوں مثلاً "احمدیوں کی مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آرہی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کررہی ہے' جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔

آپ حضرات کو کچھ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ مسئلہ کی نوعیت کیا ہے اور معاملات کہاں تک آگے پہنچ چکے ہیں' آپ میں سے بیشتر حضرات یہ کہہ دیں گے کہ ہمیں تو ان باتوں کا علم ہی نہیں ہے' لیکن کیا آپ کا نہ جاننا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے؟ کیا یہ بھی ہمارا قصور ہے کہ آپ حضرات مغرب میں رہتے ہوئے بھی ان امور سے واقف نہیں ہیں' خدا کے لئے آنکھیں کھولئے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کیجئے۔

حضرات محترم! اب میں آتا ہوں صدارتی آرڈی نینس کی طرف یہ میرے ہاتھ میں صدارتی آرڈی نینس کی کاپی ہے اس آرڈی نینس کا مقصد اور منشا صرف یہ ہے کہ چونکہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے۔ اس لئے قادیانی اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر استعمال نہ کریں' اس کے علاوہ اس آرڈی نینس میں کچھ نہیں اس آرڈی نینس کی رو سے قادیانیوں کو اس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ:

۱۔ اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کریں اور خود کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہ کریں۔

۲۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہ کہیں اور اپنی عبادت کے لئے لوگوں کو بلانے کا طریقہ اذان سے الگ اختیار کریں اور اسے اذان نہ کہیں۔

۳۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی اور خاتون کو ام المومنین نہ کہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اور خلفاء کے علاوہ کسی اور کے لئے صحابہ یا خلیفہ کی اصطلاح استعمال نہ کریں۔

آرڈی نینس میں ان امور کو جرم قرار دیتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر تین سال تک قید یا جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے میں مغربی لابیوں سے پوچھتا ہوں کہ اس آرڈی نینس میں قادیانیوں کو عبادت گاہ بنانے یا عبادت کرنے سے کہاں روکا گیا ہے؟ انہیں صرف اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے سے روکا گیا ہے۔ اذان دینے سے روکا گیا ہے' اور اسلام کے دیگر شعائر کے استعمال سے روکا گیا ہے۔ اور جب قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے الگ ایک جداگانہ مذہب ہے تو یہ پابندیاں اس کا منطقی تقاضا ہیں اور ان اصولی اور منطقی پابندیوں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دینا سراسر ناانصافی ہے۔ ہماری یہ آواز ویسٹرن میڈیا تک پہنچنی چاہئے اور مغربی لابیوں کے علم میں آنی چاہئے۔ برطانیہ میں رہنے والے مسلمان بھائیو! ہم تو مجبور ہیں سال میں ایک آدھ بار آتے ہیں اور آواز لگا کر چلے جاتے ہیں یہ آپ کی ذمہ داری ہے' اگر مرزا طاہر احمد یہاں کے ذرائع استعمال کرسکتا ہے تو مغرب کے ذرائع ابلاغ آپ کی دسترس سے باہر نہیں اگر مرزا طاہر احمد مغربی لابیوں کو اپروچ کرسکتا ہے۔ تو آپ حضرات بھی کرسکتے ہیں' خدا کے لئے آپ بھی اپنے فرائض پہچانیں اور اسلام اور پاکستان کے دفاع کے لئے سائنٹیفک بنیادوں پر کام کا طریقہ اختیار کریں۔

انسانی حقوق کے مجرم قادیانی:

حضرات محترم! اگر بات انسانی حقوق کی ہے تو میں یہ بات ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہم نہیں کررہے بلکہ قادیانی کررہے ہیں اور عملی صورت حال یہ ہے کہ خود ہمارے انسانی حقوق قادیانیوں کے ہاتھوں پامال ہورہے ہیں اس لئے کہ اسلام کا نام مسجد اذان کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی شعائر دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی پہچان ہیں اور ان کی شناخت ہیں اپنی شناخت کا تحفظ مسلمانوں کا حق ہے' اور شناخت کی حفاظت انسانی حقوق میں شامل ہے جسے قادیانی مسلسل پامال کررہے

ہیں اور جب قادیانیوں کے خلاف اس جرم میں قانونی کارروائی ہوتی ہے تو مغربی لابسٹ چیخ اٹھتے ہیں قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہورہے ہیں؟ اب دیکھئے میں ایک شخص ہوں' مجھے زاہدالراشدی کے نام سے پہچانا جاتا ہے گوجرانوالہ سے ماہنامہ الشریعہ شائع کرتا ہوں اور اس کا ایڈیٹر ہوں' کوئی اور شخص یہ دعوئی کرے کہ زاہدالراشدی میں ہوں یا الشریعہ کا ایڈیٹر میں ہوں تو کیا اس سے میری شناخت مجروح نہیں ہوتی؟ اور کیا میرے انسانی حقوق پر زد نہیں پڑتی؟ اور اگر میں اس شخص کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کرادوں اور قانون اسے پکڑ کر جیل میں ڈال دے تو کیا مغربی لابیاں اس پر شور مچانا شروع کردیں گی کہ اس کے انسانی حقوق پامال ہوگئے ہیں میں مغرب میں بیٹھ کر اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والی لابیوں سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ کچھ انصاف کریں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کریں کہ وہ اپنی شناخت اور پہچان کی حفاظت کرسکیں

میرے محترم بزرگو اور دوستو! کہنے کی باتیں ابھی بہت سی ہیں لیکن وقت کا دامن تنگ ہوتا جارہا ہے اور میرے بعد دوسرے فاضل مقررین نے بھی آنا ہے' اس لئے آخر میں آپ حضرات سے پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مغرب کے ممالک اور لابیاں ایک بات طے کرچکی ہیں کہ کسی مسلمان ملک میں اسلامی نظام کو کسی قیمت پر نافذ نہ ہونے دیا جائے' یہ صرف ہمارا مسئلہ نہیں ہے اور مصر اور مراکش کا بھی یہی مسئلہ ہے دنیا کے ہر مسلمان ملک میں مغربی میڈیا کے بوسٹر موجود ہیں' جو انسانی حقوق اور بنیاد پرستی کے عنوان سے اسلامی قوانین کی مخالفت کررہے ہیں اور قادیانیت جیسے گمراہ کن گروہوں کی پشت پناہی کررہے ہیں ان مسائل کا ادراک حاصل کرنا مغربی لابیوں کے طریق واردات کو سمجھنا اور اس کا توڑ پیدا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے لیکن اس جسارت پر مجھے معاف فرمائیں کہ اس سلسلہ میں پہلی ذمہ داری آپ لوگوں کی ہے' جو مغربی ممالک میں مقیم ہیں اور یہاں کے ذرائع تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں' اس کے بعد ہماری ذمہ داری ہے۔ آیئے ہم سب عہد کریں کہ اسلام مسلمانوں اور پاکستان کے دفاع میں اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے اور اسے پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دیں آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

بقیہ : آسمانی نکاح

"نشان الٰہی" ہے' مگر مرزا صاحب کی تصدیق کے لئے نہیں بلکہ ان کی تکذیب و اہانت کے لئے۔ اور ان کے کذب و افتراء پر "مہرالٰہی" ثبت کے لئے۔

تیسرا مقصد اس زوجنا کھا کی آیت کی تحریف سے مرزا صاحب کا تیسرا مقصد اس سے بھی زیادہ خطرناک تھا' اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب ظل و بروز کے پردے میں اس بات کے مدعی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کمالات و خصائص اس حد تک ان کی طرف منتقل ہوچکے ہیں کہ اب وہ (چشم بدور) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مظہر بن کر بعینہ "محمد رسول اللہ" ہیں' ان کا وجود بعینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے' اور "محمد رسول اللہ" کے تمام حقوق و مناصب اب ان کی ذات سے وابستہ ہوچکے ہیں' اب وہی رحمتہ للعالمین ہیں' وہی صاحب لیٰسین ہیں' وہی صاحب کوثر ہیں' اور وہی صاحب مقام محمود ہیں' وغیرہ وغیرہ۔ مرزا صاحب اپنی پہلی تصنیف براہین احمدیہ میں اس کا دعوئی کی زمین ہموار کرچکے تھے۔

اس بروزی نظریہ کی دلیل کے لئے ضروری تھا کہ کوئی ایسی حسی چیز پیش کی جاتی کہ اسے دیکھ کر "امنا و صدقنا" کی صدائیں ہر چہار جانب سے بلند ہوتیں۔ مرزا صاحب کو معلوم تھا کہ زوجنا کھا والا نکاح آسمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی خصوصیت ہے جس میں باجماع امت کوئی دوسرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں' اب اگر ایک لڑکی کے رشتہ کے بارے میں مرزا صاحب زوجنا کھا کی آیت اتارلیں اور پھر لڑکی کے عزیز و اقارب کی منت و خوشامد' وعدہ' وعید کے زور سے اس رشتہ کے حصول میں کامیاب ہوجائیں' تو چیخ چیخ کر وہ یہ اعلان کرسکیں گے کہ دیکھو "محمد رسول اللہ" کی یہ خصوصیت "نکاح آسمانی" جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں جب ہمیں خدا تعالیٰ نے عطا کردی ہے تو بتاؤ کہ ہم بعینہ محمد رسول اللہ نہ ہوئے تو کیا ہوئے؟ بلکہ یہ بھی بعید نہ تھا کہ اس صورت میں "محمدی بیگم" کا ترجمہ معاذاللہ "زینب بن جحش" سے کیا جاتا' جیسا کہ "غلام احمد بن غلام مرتضیٰ" کا ترجمہ "محمد رسول اللہ" کیا جاتا ہے۔ الغرض اس زوجنا کھا کی تحریف سے مرزا صاحب کا اہم تر مقصد یہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح انہیں بھی "نکاح آسمانی" کا شرف اگر حاصل ہوجائے تو انہیں اس دعوے میں کوئی کلفت نہیں رہے گی کہ وہ بعینہ "محمد رسول اللہ" ہیں۔ یہ تھا اس "نکاح آسمانی" کا وہ فلسفہ جو صاحب البراق والا لم کے ذہن میں کارفرما تھا اور یہ تھی وہ خوفناک سازش' جسے "دیوانہ بکار خویش ہشیار" کا دماغ تیار کررہا تھا۔

○

جناب کے ایم سلیم

عبدالقادر حسن

ہوش کے ناخن لیں

راولپنڈی مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۸ء

محترم جناب عبدالقادر حسن صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی

آپ کا مضمون "شعلہ گل سے لپٹا ہوا شریف جنجوعہ" راولپنڈی جنگ ۱۹ اپریل نظر سے گزرا۔

میری مندرجہ ذیل معروضات خالص آپ ہی کی رہنمائی کے لئے ہیں' آپ کی عاقبت کو سنوارنا چاہتا ہوں تاکہ اس میں کھوٹ نہ شامل ہو' دنیا میں آپ اچھے آدمی ہیں دین میں بھی اچھے ہی رہیں۔

☆ آپ نے لکھا ہے "میرا یہ دوست احمدی ہے جسے ہم لوگ قادیانی کہتے ہیں" اس جملے کے تیور اچھے نہیں' غمازی کر رہے ہیں کہ چور کہیں چھپا ہوا ہے' کیا یہ بات آپ کو ناگوار ہے کہ وہ احمدی ہے مگر ہم احمدی نہیں کہتے قادیانی کہتے ہیں یعنی کہ ہم مسلمانوں کو بھی احمدی ہی کہنا چاہئے۔

☆ پھر آپ لکھتے ہیں "شریف جنجوعہ جس طرح کا قادیانی ہے مجھے اس کا علم ہے وہ سب سے پہلے پاکستانی ہے" مطلب یہ نکلا کہ وہ کٹر قادیانی نہیں ہے یعنی پانی کے گھڑے میں صرف ایک بوند پیشاب ہے زیادہ نہیں۔ محترم آپ کو علم نہیں کہ قادیانیت کیا ہے؟ کیا آپ نے کسی قادیانی دوست سے قادیانی لٹریچر پڑھا ہے یا قادیانیت کو صرف دوستوں کی حد تک جانتے ہیں کچھ باتیں کان میں بے جواز پڑ گئی ہیں۔

☆ پھر آپ لکھتے ہیں "ہم اسلامی انصاف سے کتنے دور ہو چکے ہیں" محترم اسلامی انصاف پر چھینٹے نہ آڑائیں' اسلامی انصاف اور اسلام کے نام پر انصاف میں فرق کیجئے۔ آپ بندہ نواز خواب سمجھتے ہیں' اربعہ ائمہ کے فتاوے جانتے ہوئے انجان بنے جاتے ہیں۔

☆ پھر آپ لکھتے ہیں "وہ (یعنی آپ کے دوست) احمدی ہو جانے کے باوجود ختم نبوت کا برملا قائل ہے" اس جملے نے بھانڈا پھوڑ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ او ہو' آنجناب کا قادیانیت کے بارے میں علم صفر ہے' گستاخی معاف۔

آپ ایسا کیجئے کہ اپنے قادیانی دوست سے کچھ قادیانی کتابیں پڑھنے کے لئے لیجئے۔ اسے قادیانی لٹریچر یہ لوگ بیچتے نہیں ہیں نہ یا کسی کتب خانہ یا دکان سے عاریتاً" لے لیجئے اور پڑھئے۔ سردست یہ گل افشانیاں پیش کرتا ہوں:

(۱) "میں بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام "محمد" اور "احمد" رکھا اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا۔ (حوالہ ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱'۱۰ مطبوعہ ربوہ)

(۲) "میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (حوالہ نزول المسیح ص ۶۸ طبع قادیانی ۱۹۰۹ء)

(۳) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔" (حوالہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منقول از حقیقۃ النبوۃ مرزا محمود احمد ص ۲۷۱)

(۴) "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء طبع سوم قادیان ص ۱۱)

(۵) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (حوالہ اخبار "بدر" ۵ مارچ ۱۹۰۸ء مندرجہ حقیقۃ النبوۃ بشیر الدین محمود ص ۲۷۲)

(۶) "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (حوالہ حقیقت الوحی ص ۱۶۳ مرزا غلام احمد قادیانی)

(۷) "جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف ہوگا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔" (حوالہ اشتہار معیار الاخیار ص ۸ مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

(۸) "جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔" (حوالہ حقیقت الوحی ص ۱۷۹ مصنفہ مرزا غلام احمد ۱۹۰۴ء مطبوعہ اول ۱۹۰۷ء)

(۹) "خدا کا فرستادہ' خدا کا مامور' خدا کا امین' خدا کی طرف سے آیا ہے' جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔" (حوالہ انجام آتھم ص ۶۲ مطبوعہ قادیان ۱۹۲۲ء)

(۱۰) "اور جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی بروزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے یہ محض ایک نفس کا دھوکہ ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں' کیونکہ ظلی نبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس قدر غرق ہو جائے کہ "من تو شدم تو من شدی" کے درجے کو پالے..... قرب اتنا بڑھے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی چادر بھی اس پر چڑھائی جائے گی۔" (حوالہ مرزا

غلام احمد کے منجھلے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کلمتہ الفصل ریویو آف ریلجنز مارچ ۱۹۱۵ء)

(۱۱) قول مرزا بشیر الدین محمود بڑے صاحبزادے غلام احمد قادیانی "ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔" (حوالہ انوار خلافت ص ۹۰ مطبوعہ امرتسر)

(۱۲) قول مرزا بشیر احمد ایم اے منجھلے صاحبزادے غلام احمد قادیانی "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔" (حوالہ کلمتہ الفصل ص ۱۱۰ مندرجہ ریویو آف ریلجنز جلد ۱۴ نمبر ۴۳ مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

نظم

قاضی ظہور الدین اکمل (۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء اخبار بدر)

امام اپنا عزیزو اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

☆ اور سنئے گا حضرت! اور سنئے:

(الف) حوالہ مرزا غلام احمد قادیانی آئینہ کمالات ص ۵۴۸، ۵۴۷ "میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے مگر (رنڈیوں) زناکاروں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔"

☆ اور سنئے گا حضرت! اور سنئے:

(ب) حوالہ مرزا غلام احمد قادیانی نجم الہدیٰ ص ۱۰ "میرے دشمن جنگلوں کے سور ہوگئے ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔"

☆ اور سنئے گا حضرت! اور سنئے:

حوالہ مرزا غلام احمد انوار الاسلام ص ۳۰ "جو شخص ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔"

☆ اور سنئے گا حضرت جانے بھی دیں کہاں تک سنئے گا! "تم ہی کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے؟" ان سے کوئی دنیاوی تعلق' میل' ملاقات' دوستی' کھانا پینا نہ رکھیں۔ دشمن خدا اور دشمن رسول ہیں۔ ان سے بہتر ہندو چور چمار ہے کہ اپنا خود کا علیحدہ ایک دھرم رکھتا ہے ان کی مثال تو یہی ہے کہ "نہ گھر کا نہ گھاٹ کا" غضب خدا کا۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر چھینتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی چادر اس پر چڑھائی جائے گی۔ (دیکھئے حوالہ ایضاً "صفحہ لائن نمبر ۷)

کیا کوئی غاصب بدمعاش یہ کہہ کر کہ فلاں مرگیا ہے اس کے مرنے کے بعد اس کے مال متاع' اولاد اور بیوی پر قبضہ کرلے کہ میں وہی ہوں اس کی روح مجھ میں آگئی ہے' اب اس کی بیوی اس کی ہوگئی۔ لاحول ولا قوۃ فاعتبرو یا اولی الابصار خاکم بدین صدہا معافیوں کے ساتھ

کے ایم سلیم

اتنی طویل تحریر کا ذہن میں نقشہ نہ تھا۔ تھوڑے ہی پر اکتفا کررہا تھا کہ قلب میں من جانب اور داعیہ پیدا ہوا کہ تو بات مکمل کر' حجت پوری کر' تیرا کام صرف پیغام پہنچانا' راہ راست پر لانے کا اور دلوں کے پھیر پھار کا تو مکلف نہیں۔

(۱۳) حوالہ کشتی نوح مصنف مرزا غلام احمد قادیانی ص ۴۶، ۴۷ "خدا تعالیٰ نے اس الہام میں میرا نام مریم رکھا جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں' میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں ہی حاملہ ٹھہرایا گیا۔ زر زرہ مجھے تنہ کھجور کی طرف لے گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ اس طور پر میں ابن مریم ٹھہرا۔"

(۱۴) (حوالہ تتمہ حقیقت الوحی مصنف مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۴۳) "بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ بچہ ہوگیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔" (نوٹ از ناقل مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ دوم منزلہ اطفال اللہ)

(۱۵) (حوالہ اسلامی قربانی ص ۱۲ ٹریکٹ نمبر ۳۴) قاضی یار محمد قادیانی لکھتا ہے "حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ربوبیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔" (سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے)

(۱۶) خشوع و خضوع پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر حوالہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۹۳، ۱۹۴ پر دیکھی جائے۔

○

عبداللہ قاسمی' شاہی مراد آباد (انڈیا)

بے حیائی کا سرچشمہ

"ٹی وی" ٹیلی ویژن کا مخفف ہے۔ ٹیلی کے معنی دور کے ہیں اور ویژن کے معنی دیکھنے کے آتے ہیں' یعنی دور کی چیز کو دیکھنا۔

ٹی وی کی ایجاد کا فنی جائزہ لینے پر اس کے دو اہم پہلو سامنے آتے ہیں۔

○ اس کی متحرک تصاویر' ○ اس کی آواز' (ذیل میں دونوں کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔)

ٹیلی ویژن کا تصویری پہلو:

جس طرح سینما کے پردہ پر متحرک تصاویر آتی ہیں' اسی طرح ٹی وی کے اسکرین پر بھی متحرک تصاویر و مناظر آتے ہیں۔ جس میں نیم عریاں' قریب العریاں' خیالی محبوب اور مثالی ہیروئن' مسحور کن اداؤں کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔ صنف نازک کے حسن و جمال کو بے حجاب کیا جاتا ہے' بے حیائی' بدکاری اور غیر مردوں سے میل ملاپ کا درس دیا جاتا ہے۔ عشق و محبت اور پیار کی قولی اور عملی طور پر ایسی منظر کشی ہوتی ہے کہ حقیقی محبت اپنی شناخت و تشریح کی محتاج ہو گئی ہے۔

سکھائے ہیں محبت کے نئے انداز مغرب نے
حیاء سر پیٹتی ہے عصمتیں فریاد کرتی ہیں

انسان اس کے سحر میں گم ہو کر اپنے گردوپیش سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ تصاویر فنی اعتبار سے اتنی دلکش ہوتی ہیں کہ حقیقت کا گمان ہوتا ہے اور انسان انہیں بے جان تصویروں کو دیکھ دیکھ کر اپنی عاقبت برباد کرتا رہتا ہے۔ انہیں خوفناک اور باطل نتائج کی وجہ سے اسلام نے تصویر سازی کو حرام اور باطل قرار دیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

☆ "حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔" (بخاری شریف ص ۸۸۰' ج ۲)

☆ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ایسی کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے جس پر تصویر ہو کہ آپ اس کو توڑ نہ ڈالتے ہوں۔" (مشکوٰۃ ص ۳۸۵' ج ۲)

☆ "محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنانے والوں کو آخرت میں سخت عذاب دیا جائے گا' ان سے کہا جائے گا جن تصویروں کو تم نے بنایا ان میں جان ڈالو (اور وہ زندہ نہ کر سکیں گے) پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں جاندار تصویریں ہوں' اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔" (مشکوٰۃ ص ۳۸۵' ج ۲)

آج کل ہمارے گھروں میں دن اور رات کے اکثر اوقات میں ٹی وی چلتی رہتی ہے' اس کے پردہ پر ایمان سوز تصاویر رقص کرتی رہتی ہیں اور ہم بڑے شوق و ذوق سے ان کی زیارت کرتے رہتے ہیں۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تصاویر سے محبت و رغبت خدا اور رسول کی نافرمانی اور آخرت میں دردناک عذاب کا باعث ہے۔

تصویریں دیکھنا:

ٹی وی اور وی سی آر کے پردہ پر نیم عریاں' قریب العریاں وغیرہ جو تصویریں نظر آتی ہیں ان کو دیکھ کر یقیناً" غلط اور شہوانی خیالات پیدا ہوں گے۔ اس لئے ان تصویروں کو دیکھنا جائز نہیں ہے' اور یہ محتاج بیان نہیں کہ ٹی وی میں خبر نشر کرنے والی اور دوسرے پروگرام پیش کرنے والی عموماً" عورتیں ہوتی ہیں' جو ایسا پرکشش اور باریک لباس زیب تن کئے ہوئے ہوتی ہیں کہ ان کے بدن کا بڑا حصہ برہنہ ہوتا ہے۔ اور شرعاً" یہاں تک حکم ہے کہ جب اجنبی عورت ایسا باریک لباس پہنے ہوئے ہو جس سے اس کا بدن ظاہر ہو رہا ہو یا کپڑا موٹا پہنے ہو جس سے بدن کی کھال نظر نہ آتی ہو لیکن ایسا تنگ اور چست ہو کہ جس سے اس کے بدن کی کیفیت اور نشیب و فراز معلوم ہوتا ہو' تو اس کی مکمل تصویر تو کیا اس کا لباس بھی دیکھنا جائز نہیں ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۹۵' ج ۶)

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص کسی عورت کے پیچھے نظر ڈالے اور اس کے کپڑے اس طرح دیکھے کہ اس کو ہڈیوں کی ضخامت نظر آئے۔ (یعنی بدن کا نشیب و فراز نمایاں ہو) وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ کپڑے کا اس طرح دیکھنا کہ عضو کی ضخامت (اور اس کا انداز) نمایاں ہو ممنوع ہے۔ اگرچہ کپڑا ایسا موٹا ہو کہ اس سے بدن کی جلد نظر نہ آتی ہو۔ (شامی کراچی ص ۳۶۶' ج ۶)

قوانین خداوندی سے بغاوت:

تفریح اور نفس پرستی ہر زمانہ میں انسانوں کی زندگی کا اہم جزو رہا ہے قدیم تہذیبوں (زمانہ جاہلیت) میں بھی تفریح مختلف اور حیرت انگیز انداز میں موجود نظر آتی ہے۔ ایک طرف تفریح کے ذرائع گھوڑ سواری' گھوڑ دوڑ' فن سپہ گری تھی۔ تو دوسری جانب نغمہ و موسیقی' رقص و سرور کی محفلیں اور شراب و شباب بھی تفریح کے وسائل تھے۔ فلورا نامی ایک کھیل بھی بہت مقبول تھا جس میں برہنہ خواتین کی دوڑ ہوا کرتی تھی۔ یہ سب کچھ صرف اپنی جہالت اور نفس پرستی کی بنا پر ہوا کرتا تھا۔ جس کا نتیجہ خود انہوں نے اپنی آنکھوں سے ذلت و خواری کی شکل میں دیکھ لیا۔ خدا کے قوانین کو توڑنے والوں کا حشر یہی ہوا کرتا ہے۔ آج ہم ان نفس پرستوں کے نقش قدم پر چلنے کو فخر محسوس کرتے ہیں اور عارضی مزہ کے لئے وہی سب کچھ کررہے ہیں جو خدا کے دشمنوں اور باغیوں نے کیا تھا آج عورتوں کے درمیان مساوات کی آڑ میں خواتین کا بے حجابانہ شمع محفل بننا اور ایسے لباسوں کا استعمال جس میں زیادہ سے زیادہ جسم و حسن کی نمائش ہو' غیر مردوں کے ساتھ انتہائی مختصر لباس میں غسل و دوڑ دھوپ مختلف کھیلوں میں نیم برہنہ ہوکر حصہ لینا۔ غیر مردوں سے پیار و محبت چھیڑ چھاڑ' بوس و کنار' نغمہ و موسیقی' بے ہودہ نیم عریاں رقص' ماردھاڑ' دھوکہ فریب' چوری' ڈکیتی اغوا وغیرہ کو خواتین کی ترقی کی علامت گردانتے ہیں اور بڑے فخر سے ٹی وی کے پردہ پر نظریں جماکر ان مناظر کو دیکھتے ہیں جس کے اکثر پروگراموں کے ذریعہ اسلامی معاشرہ کے وضع کردہ تمام قوانین اور احکام خداوندی' اسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جاتی ہے اور عصمت و عفت شرافت اور پاکیزگی' اخلاق' پردہ' پاکدامنی اور شرم و حیا وغیرہ جیسے الفاظ کا کھلم کھلا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اس کے پروگراموں کو سراہتے ہیں اور انتہا یہ ہے کہ تمام حقائق سے نظریں چراکر فلموں کے متعلق دلائل بھی پیش کرتے ہیں کہ ان کی کہانیاں سبق آموز ہوتی ہیں۔ ان میں سماجی مسائل کو پیش کرکے ان کا حل دیا جاتا ہے۔ اچھوں کا اچھا انجام بروں کا برا انجام دکھایا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ لیکن ان دلائل میں کوئی وزن نہیں اس لئے کہ برائی کو برائی سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔ چوری کی خرابی بتانے کے لئے چوری کرکے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کی خرابی سمجھانے کے لئے عملی طور پر عورتوں کی عصمت اور عفت پر حملہ کرکے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ کوئی عقلمند اس کو پسند کرسکتا ہے۔

لیکن افسوس آج مسلمان اپنی مقدس اور پیاری شریعت وغیرہ کی ہدایتوں اور نصیحتوں کو پس پشت ڈال کرٹی وی' وی سی آر کے حیا سوز پروگراموں کی مدح سرائی میں مشغول ہیں اور اپنے بلند اخلاق اور شریفانہ زندگی کو مجروح کررہے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم نے حیوانیت اور عریانیت اختیار کرکے بہت بڑی ترقی اور کامیابی حاصل کرلی ہے۔ دوستو! یہ کامیابی اور ترقی نہیں ہے بلکہ قوانین خداوندی سے کھلی ہوئی بغاوت و جنگ ہے اور خدا کے قوانین توڑ کرکے انسان کبھی کامیاب نہیں ہوسکا۔ اور نہ آج ہوسکتا ہے اس کے نتائج ہمیشہ بھیانک اور سنگین ہی ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ دن آنے سے پہلے پہلے ہمیں تمام معاصی سے توبہ کرکے خدا و رسول کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

نگاہیں نیچی رکھو:

بدنظری جو تمام برائیوں اور فواحش کی جڑ اور بنیاد ہے۔ اسلام نے اس کو آنکھوں کا زنا قرار دیا ہے اس لئے کہ نگاہیں شہوت کی قاصد و پیامبر ہیں۔ اور دلوں کے زخمی کرنے میں آنکھوں کا بڑا قصور ہے۔ نگاہ کی اسی تاثیر کے باعث قرآن مقدس کا اعلان ہے:

ترجمہ: "آپ ایمان والوں سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لئے پاکیزگی ہے' بیشک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کرتے ہیں' اور مومن عورتوں سے کہدیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں۔" (سورہ نور آیت ۳۰'۳۱)

مذکورہ آیتوں میں فتنہ کا چشمہ جہاں سے ابلتا تھا اور اخلاق اور سوسائٹی پر جہاں سے ضرب پڑتی تھی اسلام نے ان سوتوں اور سوراخوں کو ہی بند کردیا۔ اس آیت کریمہ میں جس چیز کا حکم فرمایا گیا وہ ایک مسلمان کے لئے لازم اور ضروری ہے۔ ان آیتوں کا لب و لہجہ بتارہا ہے کہ آنکھوں کی بے باکی اور ان کی آزادی شہوت میں ابھار اور شرمگاہ میں انتشار پیدا کرتی ہے۔ عقلی طور پر سنجیدگی سے غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ آنکھوں میں ایک ایسا زہر پوشیدہ ہے' جو موقع پاکر انسانی دل و دماغ میں تیزی سے سرایت کرنے کی سعی پیہم کرتا ہے اور جب سرایت کرجاتا ہے تو دل و دماغ کو ماؤف کرڈالتا ہے اور وہ شخص اپنی غرض کے حصول میں اندھا بن جاتا ہے۔ اور سینکڑوں تدبیریں عمل میں لاتا ہے اور بیسیوں جال بچھاتا ہے اور جب کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی تو زبردستی کسی معصوم کی عصمت دری کے درپے ہوجاتا ہے آج کل ٹی وی' وی سی آر میں بے پردہ نیم عریاں خوبصورت رقاصاؤں کی تصویریں اور ان کی بے ہودہ اداؤں نے قلوب انسانی کو ماؤف کرکے رکھ دیا ہے' ناجائز پیار و محبت بے پردگی اور عریانیت عام ہوتی جارہی ہے۔ زنا' قتل' عصمت دری کے واقعات بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ سماج اور معاشرہ کو تباہی و بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کیا

ہے۔ خاندانی اور عائلی نظام منتشر ہوتا جارہا ہے۔ فواحش اور جرائم کی کثرت ہوئی عورت کی عصمت نیلام ہوگئی' اس کا گوہر عصمت لٹ گیا۔ زنا و فواحش کے نتیجے میں امراض خبیثہ وبائے عام کی طرح پھوٹ پڑے' طلاق و تفریق کا زور ہوا۔ شادی کے بجائے آزاد شہوت رانی کا مزاج بنا' منع حمل' اسقاط حمل' اور قتل اولاد کا ہنر سمجھا جانے لگا اور پورا معاشرہ جنسی پاکیزگی اور اخلاقی قدروں سے عاری ہوگیا۔ انھیں منکرات سے محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

بد نگاہی فتنہ ہے:

النظرۃ سھم مسموم من سھام ابلیس (معارف القرآن ص ۳۶۹' ج ۶)

ترجمہ: "نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔"

مذکورہ حدیث میں بد نگاہی کو شیطان کا زہر آلود تیر کہا گیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اگر نظر کا تیر پیوست ہوجائے تو پھر اس سے حسرت' سوز قلب' جگر کی ٹیس اور آہ و فغاں' نیم شی پیدا ہوجاتی ہے۔ آدمی اس وقت بے قابو ہوجاتا ہے۔ اس کے لئے یارائے ضبط باقی نہیں رہتا اور یہ ایک مستقل عذاب بن جاتا ہے اسی فتنہ کی طرف مذکورہ حدیث میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔

ایک لمبی حدیث میں ہے:

☆ "آنکھوں کا زنا بد نظری ہے اور کانوں کا زنا غلط بات سننا ہے اور زبان کا زنا غلط بات بولنا ہے' اور ہاتھ کا زنا غلط چیز پکڑنا ہے اور پیر کا زنا برے ارادہ سے چلنا ہے اور دل خواہش و تمنا کرتا ہے اور پھر شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی لعنت ہے اجنبی عورت کو دیکھنے والے پر اور اس عورت پر جس کو دیکھا جائے۔" (مشکوۃ ص ۲۷۰' ج ۲)

اس وجہ سے نظر کی حفاظت بہت ضروری ہے ورنہ اس سے بڑے بڑے فتنے پیدا ہوتے ہیں پوری پوری قوم و خاندان کا آرام و چین خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ اخلاق و اعمال کی مٹی پلید ہوجاتی ہے اور عفت و عصمت دم توڑ دیتی ہے۔

پست نگاہی کی تاکید:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غض بصر (نگاہیں نیچی رکھنے) کی بہت تاکید فرمائی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

☆ "اے علی! ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد پھر دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر (جو بغیر ارادہ ہو) معاف ہے دوسری نہیں۔" (مشکوۃ ص ۲۶۹' ج ۲)

☆ "حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی اجنبی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں فوراً" اپنی نگاہ ہٹالوں۔" (مشکوۃ ص ۲۶۸' ج ۲)

پہلی نظر جو بغیر قصد پڑتی ہے اس میں انسان بڑی حد تک بے بس ہوتا ہے۔ اس لئے یہ معاف ہے لیکن یہ نہ ہونا چاہئے کہ اس اچانک نظر کے بعد بھی اس عورت کی طرف دیکھتا رہے بلکہ فوراً" اپنی نظر پھیر لے اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہ دیکھے۔ اگر دوبارہ دیکھے گا تو گناہگار ہوگا۔

پست نگاہی کے فوائد:

حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

☆ "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو شخص باوجود دل کے تقاضہ کے صرف میرے خوف سے اپنی نظر پھیر لے تو میں اس کے بدلے اس کو ایسا پختہ ایمان دوں گا جس کی لذت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔" (معارف القرآن ص ۳۶۹' ج ۶)

☆ "حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس مسلمان کی نظر پہلی مرتبہ (بلا قصد و ارادہ) کسی عورت کے حسن و جمال کی طرف اٹھ جائے اور پھر وہ (فوراً") اپنی نظر پھیر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک عبادت پیدا کردے گا جس سے وہ لذت محسوس کرے گا۔" (معارف القرآن ص ۳۷۰' ج ۲)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص نے چونکہ اپنے رب کی فرمانبرداری میں ایک حسن و جمال کی طرف اٹھی ہوئی نظر کو فوراً" پھیرلیا اور اس طرح اس نے گویا اپنے پروردگار کے حکم کے آگے اپنے نفس کی خواہش کو پامال کردیا۔ اس لئے حق تعالیٰ اس کے اس فعل (نظر پھیرلینے) کو ایک ایسی عبادت میں تبدیل کردے گا جس کی وجہ سے وہ اپنے قلب و دماغ میں حکم خداوندی کی تعمیل کے نتیجے میں حاصل ہونے والی مخصوص سکون قلب کی لذت محسوس کرے گا اور یہ لذت دراصل اس تلخی کا بدلہ ہوگی جو اس نے اپنے نفس کی خواہش پر صبر و ضبط کرکے برداشت کی تھی۔

ابن کثیر نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام آنکھیں رو رہی ہوں گی۔ مگر ان میں کچھ آنکھیں خوش ہوں گی' ایک وہ آنکھ خوش ہوگی جس کو محارم اللہ سے محفوظ رکھا گیا ہو' اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں جاگنے کی صعوبت برداشت کی ہو اور تیسری وہ آنکھ جس نے خشیت الٰہی سے آنسو بہایا ہو۔

ان احادیث کی روشنی میں ہر عقلمند شخص سمجھ سکتا ہے کہ سینما کے پردہ پر اور ٹی وی

کے اسکرین پر خوبصورت ہیروئن کو ایک دو نظر کیا مستقل گھنٹوں گھور گھور کر دیکھنا اور لطف حاصل کرنا کس قدر فحش اور اخلاق سوز فعل ہے عورتوں کے جسموں اور ان کے محاسن کو دیکھ دیکھ کر بجائے نظریں نیچی کرنے کے' شہوانی خواہشات کی تسکین کی جاتی ہے نتیجتاً "بدنظری" کی عادت پڑ جاتی ہے اور نگاہوں کی پاکیزگی ختم ہوجاتی ہے۔

شرعی پردہ:

"اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہدیجئے کہ (سر سے) نیچے کرلیا اپنے (چہرے کے) اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔" (سورہ احزاب آیت ۵۹)

یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر سے نیچے چہرے پر لٹکالیں۔ روایات میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد مسلمان عورتیں اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ کھلی رہتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پردہ کی صورت بھی یہی نقل کی گئی کہ عورت سر سے پاؤں تک چادر میں لپٹی ہوئی ہو اور چہرہ اور ناک بھی اس سے مستور ہو صرف ایک آنکھ راستہ دیکھنے کے لئے کھلی ہو۔ اس آیت کریمہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ضرورت کی بنا پر اگر عورت گھر سے نکلنے پر مجبور ہوجائے تو اس وقت اس کو اس طرح کا پردہ اختیار کرنا ضروری ہے اور اس میں بھی شریعت مطہرہ نے چند پابندیاں لگائی ہیں کہ خوشبو لگا کر نہ نکلے اور بجنے والا زیور پہن کر نہ نکلے' راستہ کے کنارے پر چلے' مردوں کے ہجوم میں داخل نہ ہو۔ عہد نبوی اور عہد صحابہ میں پردہ کا یہ اہتمام تھا۔ اور آج ہماری مسلم خواتین کا یہ حال ہے کہ بے پردہ بازاروں میں پھرتی ہیں اور اگر کسی نے پردہ کا بہت لحاظ کرلیا اور برقع پہن لیا تو چہرہ کھلا ہوا ہے یا پھر پردہ پر مزید احسان کردیا تو منہ اور آدھی ناک کو بند کرلیا۔ آنکھ اور پیشانی کھلی ہوئی ہے اور اسی حالت میں شیریں لب و لہجہ اختیار کرکے اجنبی غیر محرم دکانداروں سے محو گفتگو نظر آتی ہیں۔ حالانکہ مذکورہ آیت کریمہ یہ سبق دے رہی ہے کہ جب سخت ضرورت ہو اور کوئی دوسرا اس ضرورت کو پورا کرنے والا موجود نہ ہو تو ایسے حالات میں شرعی پردہ کے ساتھ نکلنے کی گنجائش ہے۔

اسی طرح ٹی وی اور سینما کے پردوں پر رقص کرنے والی عورتوں کے بارے میں مذکورہ آیت کریمہ کی روشنی میں معلوم ہوا' ایسی عورتیں خدا کے نزدیک انتہائی ذلیل اور دردناک عذاب کی مستحق ہیں۔

عورتوں کے لئے بہترین تحفہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنی مجلس میں فرمایا **ای شئی خیر للمراۃ** (عورت کے لئے کونسی چیز بہتر ہے) کسی نے کوئی جواب نہیں دیا...... تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس مجلس میں' میں بھی شریک تھا۔ مجھ سے بھی کوئی جواب نہ بن پڑا جب گھر آیا تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا عورتوں کے لئے کونسی چیز بہتر ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے برجستہ جواب دیا۔ **لایراھن الرجال** "عورتوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ مردوں کی نگاہ سے محفوظ رہیں۔" (جمع الفوائد ص ۳۱۷ ج ۱)

یہی روایت معارف القرآن میں ہے جس میں یہ بھی ہے کہ **لایراھن الرجال ولا یرونھن** (یعنی عورتوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ نہ وہ مردوں کو دیکھیں اور نہ مردان کو دیکھیں۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس جواب سے اس قدر خوش ہوئے کہ جاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جواب کا تذکرہ فرمایا۔ چنانچہ آپ بھی خوش ہوئے اور فرمایا "فاطمہ میرا ایک حصہ ہے۔"

قربان جایئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طہارت و پاکیزگی پر' وفات کے وقت یہ وصیت فرمائی تھی کہ اگر میرا دن میں انتقال ہوجائے تو میرا جنازہ رات میں اٹھانا' اور میرے جنازہ کو ڈھانک لیا جائے تاکہ اجنبی مردوں کو میرے قد و قامت و جسامت بدن کا پتہ نہ چلے۔ آپ کی طبعی شرم و حیا نے اس کو بھی برداشت نہ فرمایا حالانکہ جسم کفن میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اور وفات کے بعد جسم محل شہوت بھی نہیں رہتا اور شرکاء جنازہ بھی اس وقت مردہ دل ہوتے ہیں اور خوف خدا ان پر غالب و مسلط رہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طبعی شرم و حیا کا یہ حال تھا۔ اور اس زمانہ کی عورتیں نیم آستین فراک پہنے ہوئے' بلکہ نیم عریاں باریک چست کپڑے اور بن سنور کر خوشبو اور پاؤڈر سے آراستہ کھلے سر' کھلے منہ بازاروں میں' میلوں میں' سینما اور تفریح گاہوں میں مردوں کے سامنے اپنے حسن و جمال کا مظاہرہ کرتی پھرتی ہیں۔ ایسی عورتوں کے بارے میں قرآن میں فرمایا گیا:

ترجمہ: "زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق بن سنور کر نہ نکلیں۔" (سورہ احزاب)

حافظ ابن ہمام فرماتے ہیں جس جگہ عورت کو جانے کی اجازت ہے تو اس شرط سے اجازت ہے کہ بے پردہ بن سنور کر نہ جائے بلکہ ایسی ہیئت کے ساتھ جائے کہ مردوں کو اس کی طرف دیکھنے کی رغبت نہ ہو۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ:

☆ اگر عورتوں کو کسی ضرورت سے نکلنا پڑے تو عورتوں کو میلے کچیلے کپڑوں میں نکلنا چاہئے۔" (ابوداؤد ص ۹۱' ج ۱)

خوشبو لگا کر نکلنے والی عورتوں کے متعلق حدیث میں ہے:

☆ "ہر نگاہ (جو بری نیت سے ہو) زنا ہے اور بیشک جس وقت عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرتی ہے' زانیہ اور بدکار ہے۔" (مشکوٰۃ ص ۹۶' ج ۱)

مجالس الابرار میں ہے اگر شوہر کی اجازت سے ضرورتاً" نکلے تو پردہ کرکے خراب ہیئت میں نکلے (شاندار برقعہ نہ ہو) غیر آباد راستہ تلاش کرے جہاں لوگوں کی آمد و رفت کم ہو سڑکوں اور بازاروں میں سے نہ گزرے اور خوشبو لگا کر بن سنور کر نہ نکلے اور راستہ میں کسی سے بات نہ کرے (صفحہ ۵۶۸' مستفاد فتاویٰ رحیمیہ ۳۷ تا ۳۹)

پردہ کا اہتمام:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہیں جارہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے ساتھ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ راستہ میں اچانک اونٹ کو ٹھوکر لگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں اونٹ سے گر گئے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ تم عورت کی خبر لو' حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے پہلے اپنے چہرے کو کپڑے میں چھپایا پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان کے اوپر کپڑا ڈال دیا تو کھڑی ہوگئیں۔ پھر اسی طرح پردہ میں مستورات کو ان کی سواری پر سوار کیا۔

اس واقعہ میں جو ایک حادثہ کی شکل میں اچانک پیش آیا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ازواج مطہرات کا پردہ کے معاملہ میں اتنا اہتمام اس کی بڑی اہمیت کا شاہد ہے۔

"عورتوں کے لئے سب سے بہترین یہ ہے کہ مردوں کی نگاہ سے محفوظ رہیں۔"

ایک لڑکا جنگ میں شہید ہوگیا تو تفتیش حال کے لئے اس کی والدہ برقع میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں' حاضرین متعجب ہوکر کہنے لگے کہ اس پریشانی میں بھی نقاب نہیں چھوڑا۔ صحابیہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا "کہ میرا بیٹا گم ہوا ہے' میری شرم و حیا تو گم نہیں ہوئی۔" (ابوداؤد شریف ص ۳۴۴' ج ۱)

☆ "عورت چھپانے کی چیز ہے یعنی عورت کے لئے پردہ ضروری ہے کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاک جھانک کرتا ہے۔" (ترمذی ص ۱۴۰' ج ۱)

☆ "بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عورتوں کو نماز کے لئے مسجد میں جانے کی اجازت تھی' لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہدایت تھی کہ ان کے گھر ان کے حق میں (مسجد میں حاضری سے) بہتر ہیں۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۹۶' ج ۱)

☆ "حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ حضرت مجھے بڑا شوق ہے کہ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھا کروں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتی ہو' لیکن تمہاری نماز تمہاری بند کوٹھری میں صحن کی نماز سے بہتر ہے اور صحن کی نماز احاطہ کی نماز سے بہتر ہے اور احاطہ کی نماز محلّہ کی مسجد سے بہتر ہے اور محلّہ کی مسجد کی نماز ہماری مسجد (مسجد نبوی) میں آکر پڑھنے سے بہتر ہے۔ چنانچہ ام حمید رضی اللہ عنہا نے فرمائش کرکے اپنے کمرے (کوٹھے) کے آخری کنارے میں جہاں سب سے زیادہ اندھیرا رہتا تھا مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنوائی وہیں نماز پڑھا کرتی تھیں' یہاں تک کہ ان کا وصال ہوا اور اپنے خدا کے حضور میں حاضر ہوئیں۔" (ترغیب و ترہیب ص ۱۸۷' ج ۱)

☆ "جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا اور عورتوں کی حالت میں تبدیلی ہوئی (اچھے لباس' زینت اور خوشبو وغیرہ کے استعمال کا رواج ہوا) تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کو جو مسجد میں آجاتی تھیں منع فرمایا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو پسند فرمایا کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ البتہ بعض عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی شکایت کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ سے اتفاق کرتے ہوئے فرمایا اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو دیکھتے جو اس وقت عورتوں نے ایجاد کرلی ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مسجد میں جانے سے روک دیتے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کردیا گیا تھا۔" (بخاری شریف ص ۱۲۰' ج ۱)

مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ اور بھی حدیثیں ہیں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک زمانہ میں پردہ کا بڑا اہتمام تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

(قسط نمبر۲)

مولانا عبدالشکور دین پوری ؒ

ختم نبوت کے موتی

شہداء ساہیوال:

ساہیوال میں جو نوجوان ختم نبوت کے نام پر شہید ہوئے، وہاں آج بھی ان کے عزیز ان کو ڈھونڈتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اب تک ان کے رنگین کپڑے موجود ہیں۔ خون کے لگے ہوئے قطرے بتاتے ہیں کہ انہوں نے محمد ﷺ کی عزت پر جان دے دی ہے۔ (بے شک)

مجھے ساہیوال کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ مرزائی وکیل اندر ہیں۔ مسلمان وکیل کہہ رہے ہیں کہ ان کو رہا کردیا جائے۔ ایسی وکالت پر لعنت، مسلمان وکیل کہہ رہے ہیں کہ ہمارے یاروں کو چھوڑ دیا جائے۔ محمد ﷺ کی عزت جاتی ہے تو جائے (استغفراللہ) اللہ ہمیں آقا ﷺ کی عزت کے لئے ہر قسم کی قربانی کی توفیق بخشے۔ (آمین)

حضور اکرمؐ ہمارے اور ہم حضورؐ کے ہیں:

ایک حدیث سناتا ہوں۔ آپ جھوم جائیں گے تاکہ ہمیں مزید یقین ہوجائے ایمان آجائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انا حظکم من الانبیاء وانتم حظی من الامم** یہ حدیث علماء بھی سنیں۔ میرا مطالعہ ہے، میرے نبی نے فرمایا کہ میں تمام انبیاء میں سے تمہارے حصے میں ہوں اور تم تمام امتوں میں سے میرے حصے میں ہو۔ میں تمہارا ہوں تم میرے ہو۔ محمد ﷺ ہمارا ہے ہمیں حضور اکرم ﷺ کی ضرورت ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ مرنے کے وقت اگر کوئی کہے "لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ" یا اس قسم کا کلمہ پڑھے تو کیا اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا؟ (نہیں) مرتے وقت کلمہ کس نبی کا کام آئے گا؟ (محمد مصطفی ﷺ کا)

قبر میں "من ربک، ما دینکم من نبیک" اگر کوئی قبر میں کہے کہ میرا نبی غلام احمد تھا، بتاؤ بخشش ہوگی؟ (نہیں) خاتمہ بالخیر ہوگا؟ (نہیں) اس کے کہنے پر فرشتے چھوڑ دیں گے؟ (نہیں) قبر میں بھی حضور اکرم ﷺ کے متعلق جواب دینا ہوگا۔

لواء الحمد حضور اکرمؐ کے ہاتھ میں ہوگا:

قیامت کے دن جھنڈا میرے نبی کے ہاتھ میں ہوگا یا کسی اور کے ہاتھ میں؟ (ہمارے نبی کے ہاتھ میں) جھنڈے کا نام لواء الحمد ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے آئیں گے۔

حوض کوثر کس کا ہوگا؟ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم سے لیکر عیسیٰ (علیہم السلام) تک پیالے لیکر آئیں گے۔ میرے چار یار بھی آئیں گے۔ میں پیالے بھر بھر کر دیتا رہوں گا۔ صحابہؓ لیتے رہیں گے تمام کے تمام پیتے رہیں گے۔ لواء الحمد بھی حضور اکرم ﷺ کے پاس ہوگا۔ قیامت کے دن حوض کوثر بھی حضرت محمد مصطفی ﷺ کے پاس ہوگا۔

قیامت کے دن حضورؐ جنت کا ٹکٹ دلوائیں گے:

جب گناہ گار امت پکڑی جائے گی پچاس ہزار سال کا دن جو ختم ہونے کو نہیں ہوگا کون ہوگا جو سفارش کرکے اس امت کو جنت کا ٹکٹ دے دے گا، یہ قادیانی وہاں کیا کرے گا، پکوڑے بیچے گا؟

میں پوچھتا ہوں کہ جب ایک لاکھ چوبیں ہزار انبیاء معراج کی رات جمع تھے یہ کہیں تھا؟ (نہیں) یہ چوہے کی طرح کہیں کھڑا تھا؟ (نہیں) جب ایک لاکھ چوبیں ہزار انبیاء سے ملاقات ہوئی ہر آسمان میں انبیاء سے حضور اکرم ﷺ نے ملاقات کی یہ غلام احمد قادیانی کہیں تھا؟ (نہیں) جب قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک تمام نبی کہہ دیں گے کہ ہم خدا کے سامنے بولنے کے لائق نہیں ہم ڈرتے ہیں ان انبیاء میں اس قادیانی کا تذکرہ ہے؟ (نہیں)

یہ تو انسان بھی نہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے مغلظات مرزا شائع کئے ہیں۔ قادیانی کی آپ گالیاں سنیں۔ سرپیٹ کر رہ جائیں گے، کوئی کنجر بھی اتنی گالیاں نہیں دیتا جتنی گالیاں یہ دیتا ہے۔ میں ایک جملہ کہتا ہوں آپ انشاء اللہ مجھے مبارکباد دیں گے میرا نبی بھی سچا ہے، محبت بھی سچی ہے، امت بھی سچی ہے، یہ قادیانی خود بھی جھوٹا ہے، اس کے پیروکار بھی جھوٹے ہیں۔

اگر اس کو میں کہوں دجال ہے، کذاب

ہے' کافر ہے' بے ایمان ہے' دغاباز ہے' بددیانت ہے' مرتد ہے' آپ ناراض ہوتے ہیں؟ (نہیں) اگر کوئی میرے محبوب ﷺ کے نعلین کے ذرے کی توہین کرے تو تم برداشت کرو گے؟ (نہیں)

معلوم ہوتا ہے کہ جو نبی سچا ہے شان والا ہے' اس کی امت بھی سچی ہے' اس کی محبت بھی سچی ہے۔

میں ایک دفعہ چنیوٹ سے تقریر کرکے واپس روانہ ہوا۔ کلہاڑی میرے ہاتھ میں تھی۔ گاڑی جب چناب کے پل پر پہنچی تو یہ مرزائی وہاں بیٹھے تھے۔ عجیب عجیب ان کی لڑکیاں اور ساڑھی ان کی اپنی ام چوس داڑھی۔

یہ مرزائی "مرض آئی" میں نے کسی مرزائی سے پوچھا کہ تم مرزائی کیوں بنے' کہنے لگے کہ کچھ تو فروٹ کی ٹوکری پر مرزائی بن جاتے ہیں' کچھ بھوری چھوکری دیکھ کر مرزائی ہوجاتے ہیں یا نوکری مل جائے تو محمد ﷺ کو چھوڑ دیتے ہیں۔

مسلمان کا ایمان حضرت سمیہؓ کی مثال:

مسلمان ایسا نہیں ہوتا۔ مسلمان حضرت سمیہؓ کا ایمان رکھتا ہے۔ سینے پر پتھر ہو' ابوجہل خنجر لیکر کھڑا ہو' سمیہؓ کے پاؤں دو اونٹوں سے باندھ کر رسہ کھینچ کر کہنے لگا سمیہ بتا کیا عقیدہ ہے؟........ کہنے لگی ابوجہل! مجھے محمد ﷺ کی صداقت پر ناز ہے۔ نعرے....... ابوجہل! تجھے سرداری پر ناز ہے' مجھے محمد ﷺ کی تابعداری پہ ناز ہے۔ سن ابوجہل! تجھے طاقت پہ ناز ہے' مجھے محمد ﷺ کی صداقت پہ ناز ہے۔ ابوجہل! میں تیری طاقت اور چھرے سے نہیں ڈرتی۔ مار ابوجہل نے چھرا مارا کہنے لگی لوگو! گواہ رہنا میں زندہ دو ٹکڑے ہوکر چیری جارہی ہوں۔ میرے عقیدے میں فرق نہیں ہے۔ میرا خدا بھی ایک ہے' میرا مصطفی بھی ایک ہے۔ (سبحان اللہ)

ہم سب حضورؐ کے صدقے ہیں:

میں مطالبات کی تائید کرتا ہوں۔ میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا رکن ہوں' جو مجلس عمل پورے ملک میں تحریک چلارہی ہے۔ میں بھی اسی میں اپنا نام لکھوا چکا ہوں۔ تاکہ میں بھی محمد ﷺ کے دیوانوں میں لکھا جاؤں۔ ہم نے جو کچھ کمایا اور کھایا' یہ نبی کی جوتی کے صدقے ہے۔ ہمیں یہ القاب ملے مولوی' علامہ' مولانا' حافظ الحدیث' یہ سب محمد ﷺ کی جوتی کے صدقے ملے۔ ہم تو حضور اکرم ﷺ کے نام پر سب کچھ کھارہے ہیں۔ ہمیں عزت بھی محمد ﷺ کی وجہ سے ملی ہے۔ صحیح ہے۔ ہمارے ہاتھ کاٹ دو گے ہم پھر بھی نبی اکرم ﷺ کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ انشاء اللہ! ہم کسی حکومت کے وفادار نہیں' ہم نبوت کے وفادار ہیں۔

ہم نبوت کے وفادار ہیں:

ہماری وفاداری نبوت کے ساتھ ہے انشاء اللہ! ہمارے بزرگوں نے تو اس وقت بھی نبوت کی وفاداری کی تھی' جب کہ انگریز کا دور تھا۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کہا کہ غلام احمد قادیانی کذاب' دجال' مرتد ہے۔ کیس ہوگیا پوچھا گیا کہ عطاء اللہ تم نے یہ کہا ہے۔ فرمایا کہا تھا' کہتا ہوں' کہتا رہوں گا۔ (نعرے..... نعرائے تکبیر تاجدار ختم نبوت زندہ باد)

جاکر سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قبر پر کہہ دو کہ بخاری قبر میں پریشان نہ ہونا۔ تیرے رضاکار تیرے جھنڈے کو لہرارہے ہیں۔

مولانا مفتی محمودؒ سے کہہ دینا کہ جو فیصلہ آپ نے کیا وہ فیصلہ سنارہے ہیں۔

جاؤ بنوریؒ کی قبر پر جاکر کہہ دو بنوری! قبر میں آرام کرو الحمدللہ تیرے غلام تیرے مشن کو زندہ کرچکے ہیں (انشاء اللہ)

یہ ایمان کا مسئلہ ہے' جان جائے' خاندان جائے' ایمان نہ جائے' ایمان ہمیں سب سے عزیز ہے۔ ایمان پر ہمیں جنت اور انعامات ملیں گے۔ دعا کرو جان چلی جائے ایمان بچ جائے (آمین) نبی کا دامن بچ جائے' محمد ﷺ کی شان بچ جائے' پیغمبر کا فرمان بچ جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا عشق رسول:

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کملی والے میری اماں تیری شان میں گستاخی کررہی ہے۔ مجھے اجازت دے دو میں اس کی گدی سے زبان نکال دوں۔ اماں کو گھر سے پکڑ کر دھکا دے دوں۔ کملی والے میں اماں کو دھکے دے کر میں اماں کو چھوڑ سکتا ہوں' تیرا دامن نہیں چھوڑ سکتا۔ محبوب رحمتہ للعالمین تھے' آپ نے فرمایا "اللھم اھد ام ابی ہریرہ" مولا! ابو ہریرہ پریشان ہورہا ہے اس کی والدہ کو ہدایت دے دے۔ ابو ہریرہؓ کہتا ہے کہ میں دوڑ کر گیا۔ میں نے کہا کہ میں دیکھوں کہ میں پہلے پہنچتا ہوں یا نبی کی دعا پہلے پہنچتی ہے۔ میں پہنچا تو دروازہ بند تھا۔ اماں غسل کررہی تھی۔ میں نے پوچھا اماں! دوپہر کو غسل کیسا؟ کہنے لگی کہ میں نے غسل اس لئے کیا ہے کہ آج میں تیرے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ رہی ہوں (سبحان اللہ) ابو ہریرہؓ نے کہا اماں یہ تو کلمہ نہیں پڑھ رہی یہ محمد ﷺ کی دعا کلمہ پڑھارہی ہے۔ (سبحان اللہ)

نبی کا دشمن ذلیل ہوگا' وہ بھی ذلیل ہے جو روضہ رسول اللہ پر نعرے لگاتے ہیں لا الہ الا اللہ حجتہ اللہ ان سے پاسپورٹ چھینا جاتا ہے' وہاں سے ان کو جوتے مار کر روانہ کیا جاتا ہے۔ جن کے دل میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی عزت نہیں' مدینے میں ان کی بھی عزت نہیں ہے۔ صحیح ہے۔

ختم نبوت کی عزت کی حفاظت علماء دیوبند نے کی:

ایک واقعہ آپ کو سناکر رلادوں' یہ واقعہ

سندھ میں ہوا' میں اس آدمی کو مل کر آیا ہوں۔ کئی دفعہ اس نے میری تقریر میں صدارت بھی کی' اس کا نام حاجی مانک ؒ ہے۔ آج بھی مانک ؒ کی ضرورت ہے' آج عبدالقیوم غازی ؒ کی ضرورت ہے' آج غازی علم الدین ؒ کی ضرورت ہے۔

یہ غازی علم الدین بھی ہم نے تیار کیا تھا' سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ نے اس دن سر پر پگڑی نہیں رکھی تھی' جب پتہ چلا کہ راج پال نے رنگیلا رسول جیسی غلیظ کتاب لکھی ہے۔ کسی نے پوچھا بخاری ؒ نے آج سر پر پگڑی نہیں رکھی؟ آج اجڑے' بال' بکھرے بال' عجیب حال' آپ روتے ہوئے دیوانہ وار کیسے کھڑے ہیں؟ فرمایا سر پر پگڑی یا ٹوپی اسی وقت رکھوں گا؟ جب میرے نانا محمد ﷺ کی پگڑی بچ جائے گی۔ کہنے لگے آج میرے نانے کی پگڑی کو ہاتھ ڈالا گیا ہے۔ بخاری ؒ کی پگڑی کیا ہے میری پگڑی اس وقت اچھی لگے گی جب محمد ﷺ کی عزت بچ جائے گی۔

وہ دیکھو عائشہ رو رہی ہے' وہ دیکھو بتول ؓ رو رہی ہے' بتول کہہ رہی ہے کہ میرے ابے کی توہین کی گئی ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری میرا ابا روضے میں بے قرار ہے' کوئی ہے جو میرے ابے کی عزت کی حفاظت کرے؟

دو جملے کہے' کہنے لگے یا بھونکنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں گے' میں نے یہ عہد کرلیا ہے۔ ختم نبوت کی عزت کی حفاظت ہم نے کی الحمدللہ

کچھ لوگ عاشق رسول بنے ہوئے ہیں۔ اللہ ان کو ہدایت دے۔ ان کو بھی ہم نے جگایا' ہم نے سید فیض الحسن شاہ کو ساتھ ملایا' ہم نے سید ابوالحسنات قادری کو مجلس عمل کی صدارت دی۔ ختم نبوت کے اس کارواں کو پہلے پہل سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ نے چلایا' پھر بنوری ؒ نے جھنڈا اٹھایا۔ آج مولانا خان محمد کندیاں والے اس جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ جب بھی پیغمبر کی بات ہوگی یہی علماء آگے آئیں گے۔

حاجی مانک ؒ کا ایمان افروز واقعہ:

حاجی مانک کا واقعہ سن لو' بڑا ایمان تازہ ہوگا انشاء اللہ' خدا نے ختم نبوت پر مناظرے کرنے والے بھی ہمیں دیئے۔ مولانا لال حسین اختر ؒ کی قبر دین پور میں ہے۔ مولانا لال حسین اختر دین پور کا مرید تھا اور وصیت کی تھی کہ میری موت جہاں بھی آئے مجھے دین پور میں دفن کیا جائے۔

مولانا احمد علی لاہوری ؒ نے دین پور کے قبرستان کو دیکھ کر فرمایا کہ کہیں پاکستان میں اتنی رحمت کی بارش نہیں برس رہی جتنی مولانا غلام محمد دین پوری ؒ کی قبر پر رحمت برس رہی ہے۔

حضرت لاہوری ؒ کی خواہش اور مولانا لال حسین اختر ؒ کا عمل:

شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری ؒ نے کہا مجھے لاہوری نہیں چھوڑیں گے' ورنہ میرا دل چاہتا ہے کہ میری قبر میرے مرشد کے قدموں میں بن جائے' مجھے یقین ہے کہ میری نجات ہوجائے گی۔ (سبحان اللہ)

یہ بات مولانا لال حسین اختر ؒ نے سن لی' انہوں نے کہا کہ جب میری وفات ہو میری موت آئے تو میرا جنازہ دین پور لے جانا تاکہ مولانا احمد علی لاہوری ؒ کے قول کی مطابق میں بھی رحمت سے محروم نہ رہوں۔ آج مولانا لال حسین اختر ؒ کی قبر حضرت دین پوری ؒ کے قدموں میں ہے۔ مولانا عبیداللہ سندھی بھی وہاں سو رہا ہے۔ میرا دادا عبدالقادر بھی وہاں سو رہا ہے' میاں جی خیر محمد بھی وہاں سو رہے ہیں۔ ایک محدث عبدالرزاق بھی وہاں سو رہا ہے۔ لال حسین اختر ؒ بھی وہاں سو رہا ہے۔

کرونڈی ضلع نواب شاہ' تحصیل پڈعیدن سے پندرہ میل دور ایک بستی کا نام ہے۔ کرونڈی وہاں مرزائیوں نے چیلنج کیا کہ ہم مناظرہ کریں گے' مولانا لال حسین اختر ؒ وہاں پہنچے پوری جماعت وہاں پہنچی۔ سندھ کے تمام علماء بڑے چیرمین وہاں پہنچے' ہزاروں کا مجمع ہوگیا۔ مولانا لال حسین اختر ؒ نے اپنی پہلی ٹرم میں کھڑے ہوکر کہا کہ میں آج ثابت کروں گا کہ مرزا جھوٹا تھا' کذاب تھا' اس کا دعویٰ بھی جھوٹا تھا' الہام بھی جھوٹے تھے' وحی بھی جھوٹی تھی' پیشین گوئیاں بھی جھوٹی تھیں۔ وہ بھی جھوٹا تھا' اس کی تمام کتابیں بھی جھوٹی ہیں۔

مرزائیوں کے مناظر نے حضور ؐ کی توہین کردی:

جو مرزائی مقابلہ میں تھا اس کا نام عبدالحق تھا۔ اس بدبخت کو اس لعین کو پتہ نہیں کیا خیال آیا وہاں پر چونکہ اس کی زمین تھی بہت سارے اس کے مزارعے تھے' مرزائیوں کی ایک بستی تھی بندوقوں کے ساتھ آیا تھا۔ اس نے کھڑے ہوکر کہا میں بھی ثابت کروں گا کہ محمد بھی ایسا تھا۔ نعوذباللہ

اس نے کہا کہ میں بھی ثابت کروں گا کہ تمہارا نبی ایسا تھا' شور پڑگیا۔ اس نے جو لفظ کہے مسلمان جذبات میں کھڑے ہوئے دوسری طرف بندوقیں تھیں۔ کچھ حالات ایسے تھے پولیس بھی تھی' بات ٹل گئی لڑائی نہ ہوئی' مسلمان بڑے پریشان ہوئے' مرزائی چلے گئے مناظرہ یہاں پر ختم ہوا کہ مسلمانوں نے کہا کہ یہ جملہ ہم برداشت نہیں کریں گے' وہ معافی مانگے' یہ اس نے ہمارے سینے پر مونگ دلے ہیں۔ ہمیں اس نے چھری سے ذبح کردیا ہے' مسلمان بے غیرت نہیں ہیں۔ یہ جملے اتنے سنگین ہیں کہ ہمیں موت آجاتی یہ جملے ہمیں برداشت نہ کرنے پڑتے۔

باقی آئندہ

مولانا شعیب احمد صاحب مظاہری

مسلمانوں کی کامیابی کا راز

آج پوری دنیا کے مسلمان سخت پریشان، طرح طرح کی مصیبتوں سے دوچار ہیں، اس کی بہت سی وجوہات بیان کی جاتی ہیں منجملہ ان کے ایک اہم وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ چونکہ جگہ جگہ اسلامی قیادت مفقود ہے اس لئے یہ پریشانیاں ہم پر آرہی ہیں اور بظاہر بہت سی تنظیمیں اس کے قیام کے لئے کوشاں نظر آتی ہیں اور بھی نت نئی تنظیمیں قائم ہورہی ہیں جو اسلامی سیادت و قیادت لانا چاہتی ہیں لیکن ان تمام حضرات کی جملہ کوششیں تقریباً" بے کار و بے سود نظر آتی ہیں، آخر ایسا کیوں ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اصل چیز اور اصل جوہر ہمارے اندر سے مفقود ہے، ہماری زبانوں پر تو نعرہ توحید ہوتا ہے لیکن دل اس کی چاشنی سے ناآشنا ہے۔ زبانی طور پر اسلام کا غلبہ اور اس کا تسلط چاہتے ہیں لیکن عملی طور پر ہم اسلامی اعمال اور اسلامی طور و طریق کو اپنی زندگیوں سے دور رکھتے ہیں۔ اسلام کے محاسن و کمالات بیان کرنے ہوں تو گھنٹوں اس پر تقریریں کرسکتے ہیں اور ضخیم ضخیم کتابیں لکھ سکتے ہیں لیکن جب عمل اور اس کو کر دکھانے کا نمبر آتا ہے تو درجہ صفر پر پہنچ جاتے ہیں۔

اے قوم مسلم! اگر کامیابی کا راز ڈھونڈتا ہے تو اپنے اسلاف کی زندگیوں کو دیکھ کہ انہوں نے کس طرح زندگی گزاری۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مختصر سے عرصہ کے اندر ساری دنیا کو اسلام سے روشناس کرادیا اور دنیا کے اکثر و بیشتر حصہ پر اسلامی حکومت قائم کردی تھی آخر کیا وجہ تھی کہ کامیابی ان کے قدم چومتی تھی، تاریخ داں حضرات جانتے ہیں کہ ان کے پاس نہ مال و اسباب تھے نہ فوج و دستہ اور نہ کوئی طاقت تھی۔ اگر ان کے پاس کوئی طاقت تھی تو صرف ایمانی طاقت جس کی وجہ سے وہ کامیاب تھے۔ چنانچہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے اطاعت اور فرمانبرداری کی، اس کی راہ میں سب کچھ قربان کرکے مال و اسباب سے بے نیاز ہوکر صرف اللہ کے لئے اور اللہ کے بھروسہ پر لڑتے تھے اور کامیابی ان کے قدم چومتی تھی، اسی اطاعت اور فرمانبرداری کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالی نے ان کو جسموں کا نہیں بلکہ دلوں کا حکمران بنایا تھا۔ ان کی حکمرانی دلوں پر ہوا کرتی تھی بلکہ اس سے بھی چند قدم آگے چوپایوں اور درندوں پر بھی ان کی حکومت تھی تاریخ میں اس قسم کے واقعات کثرت سے موجود ہیں۔ یہاں پر صرف دو واقعہ نقل کرتا ہوں جو نہایت ہی عجیب اور قابل عبرت ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت کا زمانہ تھا جبکہ اسلام کی روشنی افریقہ کے اکثر ملکوں میں پہنچ چکی تھی عقبہ بن نافع فہریؓ کو امیر معاویہؓ نے افریقہ کا عامل (گورنر) بنا رکھا تھا اور انہوں نے افریقہ کے اکثر حصہ کو فتح کرلیا تھا......... وہاں کے اصل باشندے بربر تھے جن کے اکثر قبائل مسلمان ہوچکے تھے......... لیکن جب مسلمان افریقہ سے واپس آجاتے تو نومسلم بربر بھی مخالفوں کے ساتھ مل جاتے، اور تمام عہد و پیماں توڑ ڈالتے اور جو مسلمان وہاں باقی رہتے انہیں تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسرباقی نہ رکھتے......

یہ حالت دیکھ کر حضرت عقبہؓ بن نافع نے ارادہ فرمایا کہ کسی مناسب مقام پر ایک مستقل چھاؤنی ڈال دی جائے جہاں پر مسلمانوں کی فوج جمع رہے....... لیکن اس غرض کے لئے انہوں نے جس موقع کو پسند فرمایا وہاں اس قدر دلدل اور گھنے درخت تھے کہ آدمی اور بڑے جانور تو درکنار سانپوں کو بھی ان درختوں میں سے نکلنا دشوار تھا۔ یہ جنگل ہر قسم کے موذی اور زہریلے جانوروں کا مسکن تھا۔ اسی زمین پر آدمی کی بودوباش تو کیا ان کا گزرنا بھی خطرناک تھا، مگر صحابہ کرامؓ کا ہر ارادہ اللہ کے لئے اور اس کی رضا کے لئے ہوتا تھا اس لئے وہ سخت سے سخت معاملہ سے بھی بالکل نہ گھبراتے تھے...... اس لشکر میں اٹھارہ صحابہؓ موجود تھے حضرت عقبہؓ امیر لشکر سب کو جمع فرماکر اس میدان میں لے گئے اور حشرات و سباع (جانوروں، درندوں) کو خطاب کرکے فرمایا "اے درندو اور موذی

جانورو! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس جگہ آباد ہونا اور قیام کرنا چاہتے ہیں، تم یہاں سے چلے جاؤ اور یہاں قیام کرنا چھوڑ دو اس کے بعد ہم جس کو دیکھیں گے قتل کردیں گے۔" اس آواز میں نہ معلوم کیا تاثیر تھی کہ سب حشرات اور درندے اسی وقت جلاوطن ہونے کے لئے تیار ہوگئے اور جماعت درجماعت وہاں سے نکلنا شروع ہوگئے۔ شیر اپنے جوڑے کے ساتھ، بھیڑیئے اپنے بچوں کو لئے ہوئے، سانپ اپنے سپولیوں کو کمر سے چمٹائے ہوئے نکلے چلے جارہے تھے۔ عجیب ہیبت ناک اور تعجب انگیز منظر تھا جو اس سے قبل کہیں نہیں دیکھا گیا۔ ذرا سی دیر میں سارا جنگل خالی ہوگیا...... قوم بربر نے جب اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا تو اسی وقت ہزاروں بربری صدق دل سے ایمان لے آئے اور اسلام کے حلقہ بگوش بن گئے۔ (اشاعت اسلام ص ۹۲)

تاریخ کا یہ دوسرا واقعہ بھی نہایت ہی حیرت انگیز ہے.......... قادسیہ کے مشہور عالم واقعہ کے وقوع سے قبل حضرت سعدؓ نے عاصم بن عمرو کو میسان کی فتح کے لئے روانہ کیا۔ حضرت عاصم جب وہاں پہنچے تو دشمن اپنے قلعہ میں داخل ہوکر محفوظ ہوگئے تھے، لشکر اسلام کو رسد اور خوراک کے انتظام میں بڑی دقت پیش آئی، دودھ، گوشت وغیرہ کا ملنا سخت دشوار ہوگیا۔ ایک ایسا لشکر جو دشمن کے ملک میں پیش قدمی کرتا ہوا آگے کو چلا جارہا ہو، اور وہاں کے مقامات و حالات اور نشیب و فراز سے کما حقہ واقف نہ ہو، اس کی پریشانیوں کا اندازہ کرنا کچھ دشوار نہیں۔

امیر لشکر حضرت عاصم بن عمرو نے ہرچند کوشش کی کہ گائے، بکری، بھیڑ، دودھ وغیرہ کچھ بھی کہیں سے مل جائے لیکن وہ ناکام رہے۔ اتفاقاً" ایک جنگل کے پاس اہل فارس میں سے ایک شخص ملا جو چرواہا تھا۔ حضرت عاصم نے اس سے پوچھا کہ دودھ اور مویشی کہاں ہیں اور کہاں سے ملیں گے؟ اس نے صاف جھوٹ بولا کہ مجھے خبر نہیں حالانکہ وہ خوب اچھی طرح جانتا تھا۔ اس شخص کی اس بات کو سن کر فوراً" جنگل سے ایک بیل نے بلند آواز سے کہا کذب عدواللہ (دشمن خدا جھوٹ کہتا ہے ہم تو یہاں موجود ہیں)

اس آواز کو سنتے ہی حضرت عاصم جنگل میں داخل ہوئے اور سب بیلوں اور گایوں کو ہانک لائے اور تمام لشکر پر تقسیم کردیا جس سے لشکر میں خوشحالی اور نئی زندگی آگئی۔ دودھ، گوشت وغیرہ کی کوئی کمی نہیں رہی۔ (اشاعت اسلام حصہ دوم ص ۹۶)

ایک ایسے وقت میں جبکہ لشکر اسلام خوراک نہ ملنے کی وجہ سے سخت پریشان تھا، اس محیرا لعقول پر خوراک کا انتظام ہونا اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ خدا ان سے راضی اور تائید الٰہی ان کے شامل حال تھی، یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ تمام لوگ شریعت کے پابند ہوں چنانچہ حجاج بن یوسف کو جب اس واقعہ کا علم ہوا، تو اس نے ان لوگوں سے جن کے سامنے یہ واقعہ پیش آیا تھا تصدیق کرنا چاہا...... سب نے عینی شہادت کا اقرار کیا۔ اس پر حجاج نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو، انہوں نے کہا کہ تمہارا تکذیب کرنا اس وقت درست ہوتا جب تم وہاں موجود ہوتے اور ہم نہ ہوتے جبکہ معاملہ اس کے برعکس ہے تو یہ جھٹلانا بیجا اور خلاف اصول ہے۔ حجاج نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ لوگ اس واقعہ کو دیکھ کر کیا کہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس بات پر استدلال کرتے تھے کہ مسلمانوں سے خدا راضی اور خوش ہے اور تائید الٰہی ان کے شامل حال ہے۔ حجاج نے کہا کہ یہ تو جبھی ہوسکتا ہے کہ پوری جماعت کے لوگ متقی اور نیک ہوں، ان حضرات نے کہا کہ یہ تو ہمیں معلوم نہیں کہ ان کے دلوں کے اندر کیا بات تھی اور کن حالات و مقامات کو وہ لوگ پہنچے ہوئے تھے **فاما مارائینا فما رائینا قط از ھد فی دنیامنھم ولا اشد بغضا لھا، لیس فیھم جبان ولیس غال ولا غدار** (کہ ظاہر میں تو جو کچھ ہم نے دیکھا وہ یہ بات تھی، کہ ان سے زیادہ زاہد، دنیا سے بے لاگ اور اس کو بغض و نفرت سے دیکھنے والا کوئی نہ تھا نہ ان میں کوئی بزدل تھا اور نہ خیانت کرنے والا اور عہد شکن تھا) حجاج جیسے سفاک سنگ دل اور ظالم کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ ایسی تائید اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ لشکر کے لوگ متقی نیک اور پابند شریعت، خدا اور رسول کے احکام کو ماننے والے ہوں۔ ان دونوں واقعوں میں عقل و خرد سے ناآشنا جنگل کے چوپایوں، درندوں اور موذی جانوروں نے اطاعت و فرمانبرداری، ایثار و ہمدردی کی وہ مثال پیش کی کہ انسانی دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

تاریخ کے یہ واقعات رہبران قوم و ملت کے لئے درس عبرت و موعظت ہیں اور ان قائدین ملت اسلامیہ کو آواز دے رہے ہیں کہ اگر واقعتاً" سکون و عافیت اور کامیابی چاہتے ہو تو مجسم اسلام اور اسلاف کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور میدان علم کے ساتھ میدان عمل کے شہسوار بنو۔ آج بھی تمہاری کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہوسکتی ہے اور تمہارا بکھرا ہوا شیرازہ مجتمع ہوسکتا ہے بس شرط صرف اتنی ہے کہ کامل مسلمان بن جاؤ اور اسلام ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالو۔

○○○

REGD. NO. SS-160

قادیانیت سے اسلام تک

ترتیب و تحقیق

محمد متین خالد

ایسے خوش نصیبوں کی ایمان پرور فکر انگیز اور الم ناک داستان

- جو گمراہی اور ضلالت کے تاریک و عمیق گڑھے میں ارتداد و جہالت کی زندگی گزار کر اسلام کے پُر نور اور ابدی اُجالے میں آ گئے۔
- جو گھر کے بھیدی کی حیثیت سے قادیانیت کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔
- جس نے "جھوٹی نبوت" کے ایوانوں میں قیامت خیز زلزلہ بپا کر دیا۔
- جس کے مطالعے سے ہر قادیانی اپنی تقدیر بدل سکتا ہے۔

جو اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانیت:

بے یقینیوں، مفروضوں، اندازوں، مجبوریوں، فریب کاریوں، دھوکہ دہیوں، دشنام طرازیوں، خوف و ہراس، تضاد و اضداد، اضطرابیت، بے سکونیت، الحاد و ضلالت، جہالت و وحشت، زندیقانہ، فحاشی و عریانی، قتل و غارت، غداری و تخریب، فتنہ و فساد، غدر و بغاوت، فسق و فجور، کبر و غرور، کفر و الحاد، ظلم و استبداد، نخوت و شقاوت، مصنوعی پارسائی، من گھڑت تاویلات، اسلام کی تذلیل و تکذیب، اسلام دشمن طاقتوں کا آلۂ کار، اور شرم و حیا سے عاری بدترین اخلاق باختہ جنسی سکینڈلز کا مذہب ہے۔

اظہارِ حق کی پاداش میں اِن "مظلوموں" پر مصائب کے وہ پہاڑ ٹوٹے، اگر وہ دنوں پر وارد ہوتے تو راتیں بن جاتیں۔

اپنی نوعیت کی منفرد کتاب، جس کا مطالعہ وقت کا مطالبہ ہے۔

آئیے، پڑھیے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے!

دیباچہ نگار

- حضرت مولانا اللہ وسایا ایڈیٹر ہفت روزہ ختمِ نبوت انٹرنیشنل
- جناب مسکین فیض الرحمان مرکزی امیر تحریک منہاج القرآن
- جناب حافظ شفیق الرحمٰن معروف کالم نگار روزنامہ "دن"
- جناب پروفیسر محمد ظفر عادل

کمپیوٹر کتابت ◆ بہترین کاغذ ◆ دیدہ زیب طباعت ◆ مضبوط جلد ◆ جدید ڈیزائننگ ◆ چار رنگا انتہائی خوبصورت ٹائیٹل ◆ صفحات: 564
قیمت 200/ روپے ◆ جماعتی کارکنوں کے لیے خصوصی رعایت "قیمت صرف 100 روپے مع 20 روپے ڈاک خرچ (ترسیل بذریعہ منی آرڈر) وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان ☎ 514122

مکتبہ تعمیر انسانیت اردو بازار لاہور
فون 7237500